قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ
الفضل
لندن

Online Edition

مدیر ابو سعید

سوموار 13-اپریل 2020ء | 19 شعبان 1441 ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ: 89

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۸﴾ (البقرہ:278)

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اور انہوں نے نمازکو قائم کیا اور زکوٰۃ دی اُن کے لئے اُن کا اجر اُن کے ربّ کے پاس ہے۔ اور اُن پر کوئی خوف نہیں ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ

ہمیں نہیں پتا کہ یہ وباء خاص طور پر کوئی نشان ہے یا نہیں۔ اس کو حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے کے طاعون کے ساتھ ملانا اور پھر اس قسم کی باتیں کرنا کہ نعوذ باللہ جو احمدی اس بیماری میں مبتلا ہیں یا اس سے وفات پا گئے ہیں ان کا ایمان کمزور ہے یا تھا، یہ کسی کو کہنے کا حق نہیں ہے

طاعون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے ایک نشان کے طور پر ظاہر ہوئی۔ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاص طور پر فرمایا تھا۔
اس طاعون کی جو آپؑ کے زمانے میں آئی ایک علیحدہ حیثیت تھی

آپؑ فرماتے ہیں:ایسا ہی طاعون ہماری صداقت کے واسطے ایک نشان ہے اور ممکن ہے کہ اس میں ہماری جماعت کے بعض آدمی بھی شہید ہوں

جن کے سپرد مدد کے کام ہیں، وہ تمام احتیاطوں اور دُعاؤں کے ساتھ اس مدد کے فریضے کو سرانجام دیں اور بے احتیاطیوں سے بچیں۔ بلاوجہ اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالیں۔
یہ کوئی بہادری نہیں ہے یہ جہالت کہلاتی ہے

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے لئے دُعاؤں کا راستہ کھلا ہے۔ہمیں اس یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے دُعاؤں کا راستہ کھولا ہے
اور خدا تعالیٰ دُعائیں سنتا ہے۔ اگر خالص ہو کر اُس کے آگے جھکا جائے تو وہ قبول کرتا ہے، کس رنگ میں قبول کرتا ہے یہ وہ بہتر جانتا ہے

جو احمدی کسی کاروبار میں ہیں وہ ان دنوں میں اپنی چیزوں پر غیر ضروری منافع بنانے کی کوشش نہ کریں اور غیر ضروری منافع بنانے کی بجائے خاص طور پر کھانے پینے کی چیزوں میں اور ضروری لازمی اشیاء میں کم سے کم منافع پر بیچیں۔ یہی انسانیت کی خدمت کے دن ہیں

ہمیں ان دنوں میں خاص طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور بہت جھکنا چاہئے اور اس کا رحم اور فضل مانگنا چاہئے

جماعت کےدیرینہ خادم ،انتہائی مخلص کارکن اور نصف صدی تک خدمت بجا لانے والے مکرم ناصر احمد سعید ممبر عملہ حفاظت کی وفات پر مرحوم کا ذکر خیراور جماعتی خدمات کا تذکرہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیزکے خطبہ جمعہ 10-اپریل 2020ء کا خلاصہ بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ یو کے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 10-اپریل 2020ء کو مسجد مبارک ، اسلام آباد ٹلفورڈ یو کے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹر نیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا ۔ حضورانور نے آغاز میں فرمایا:آج کل کرونا کی وبا کی وجہ سے جو دُنیا کے حالات ہیں اس نے اپنوں اور غیروں سب کو پریشان کیا ہوا ہے۔ لوگ اپنے پیاروں کی بیماریوں کی وجہ سے پریشان ہیں ۔ احمدیوں میں سے بھی کچھ کو اس بیماری کا حملہ ہوا ہے ۔ بہرحال ایک پریشانی نے دُنیا کو گھیرا ہوا ہے۔ ایک مربی صاحب نے مجھے لکھا کہ سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔حقیقت یہی ہے کہ کچھ پتا نہیں لگ رہا کہ کیا ہو رہا ہے دُنیا کو۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آج کل کے زمانے کے حالات کے مطابق کہ وَقَالَ الۡاِنۡسَانُ مَالَهَا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فروری 1920ء میں آج سے سو سال پہلے وباؤں، قحط، ابتلا ءاور طوفانوں کا ذکر کرتے ہوئے اس آیت کی مختصر وضاحت فرمائی تھی کہ پہلے ایک آدھی وباء یا ابتلاء آتے تھے لیکن اب یہ زمانہ ایسا ہے کہ اس میں ابتلاؤں کے دروازے کھل گئے ہیں۔ میں بھی گزشتہ کئی سالوں سے یہ کہہ رہا ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے بعد اور جب سے کہ آپؑ نے دُنیا کو خاص طور پر آفات اور آسمانی بلاؤں سے ہوشیار کیا ہے دُنیا میں طوفانوں، زلزلوں، وباؤں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے اور انسان کو عمومی طور پر یہ وبائیں اور آفات ہوشیار کرنے کے

باقی صفحہ نمبر 6 پر

اس شمارہ میں

- خلاصہ خطبہ جمعہ 10-اپریل 2020ء
- متن خطبہ جمعہ 20مارچ 2020ء
- آنکھوں دیکھا حال
- لاک ڈاؤن میں جماعت احمدیہ امریکہ کی مساعی
- باجماعت نماز کے دوران مقتدی کہاں کھڑا ہو؟
- بلندی پر چڑھنے اور اُترنے کی دعا
- دوبزرگ خدام سلسلہ کی وفات

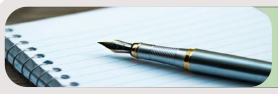

اداریہ

مادی و روحانی بہار کے نقوش

آج کل کرونا وائرس کی وجہ سے دنیا کے اکثر شہروں میں Lock Down کا سلسلہ جاری ہے اس لئے گھر میں ہی رہنا پڑتا ہے ۔ گھر میں موجود رہ کر اپنی دیگر مصروفیات کے علاوہ گھر کے لان میں باغبانی پر بھی کچھ وقت گزاری ہوتی ہے۔ آج جب خاکسار لان میں گیا تو مختلف رنگوں کے پیارے اور دلکش پھولوں سے لان بھرا پڑا تھا ۔ ان میں سے بعض پھول تو ایسے تھے جو گزشتہ سالوں کے لگائے پودوں پر لگے ماحول میں خوبصورتی پیدا کر رہے تھے۔ جیسے گلاب کے رنگا رنگ پھول ۔ اس سال اس مہلک بیماری کی وجہ سے نرسری سے نئے پودے تو لا کر نہ لگائے جاسکے لیکن میں نے دیکھا کہ بعض پودے ایسے خود رو تھے جو نرم زمین پر از خود اُگ آئے تھے جو گزشتہ سالوں میں نئی پنیری کے لئے گوڈی کرنے کی وجہ سے سطح زمین پر ظاہر نہ ہوتے تھے۔ان خود رو پودوں پر بھی چھوٹے چھوٹے مختلف رنگوں کے پھول دل کی طرف کھنچے آرہے تھے پھر میں نے غور کیا کہ بعض پھول ایسے تھے جو گزشتہ سال بڑے بڑے مالز سے مہنگے داموں خرید کر لگائے تھے اور ان پھولوں کے بیج پک کر زمین میں ہی گر گئے تھے ۔اور سارا سال وہ بیج زمین میں دفن رہے اور موسم آنے پر از خود ہی اُگ آئے اور آج ان پر بھی پھول سجے ہوئے تھے۔ اس تمام الٰہی طریق کو دیکھ کر زبان سے اللہ اکبر ، سبحان اللہ اور الحمدللہ کے الفاظ میں اس خدائے عزوجل کی تحمید و تمجید اور تشکر ادا کیا اور اس کے نظامِ تخلیق پر مزید غور کرنے کا موقع ملا ۔

ابھی میں اس سوچ میں تھا کہ میرا دھیان اس طرف گیا کہ دراصل یہ مہینے موسم بہار کے مہینے ہیں۔ جن دنوں ہر طرف ہریالی ہوتی ہے اور زمین اپنی روئیدگی باہر اُگلتی ہے ۔ اور سارا ماحول سرسبز و شاداب اور پھولوں سے لد جاتا ہے ۔ اور ہر طرف حسن ہی حسن نظر آتا ہے۔حتیٰ کہ پہاڑ کاسنی رنگ کے Lavender پھولوں سے اٹ جاتے ہیں اور آنکھو ں کو بھلے لگتے ہیں۔ میں اس تمام خدائی تخلیق اور آسمانوں و زمین اور پانی و دیگر امور میں گم ہو کر رہ گیا ۔ کہ اچانک ایک نئی سوچ نے مجھے گدگدایا کہ صرف یہ ظاہری بہار ہی نہیں ایک اور روحانی بہار یعنی رمضان المبارک اس مادی بہار کے اختتام پر آنے والی ہے ۔جس میں روحانی شگوفے پھوٹیں گے۔ مختلف نیک اعمال حسنہ کے رنگا رنگ خوشبودار اور دلکش پھول کھلیں گے ۔ مومن اپنی اپنی روحانی کھیتی کو گوڈی دیں گے۔ جڑی بوٹیوں یعنی کمزوریوں ، خامیوں اور رسومات کو تلف کریں گے اور ان کی جگہ روحانی نرسری قرآن، احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نئے نئے پودے لگائیں گے ۔ اپنے جسموں کو روحانی پانی سے دھوئیں گے اور تازہ کھلے ہوئے حسین ، خوبصورت ، خوشبودار اور دلکش تازہ پھولوں کی طرح نہ صرف اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کریں گے بلکہ جس طرح مادی بہار کے موسم میں مختلف پھولوں کی نمائشیں لگتی ہیں اور بچے ، بوڑھے ، چھوٹے بڑے اس سے محظوظ ہوتے ہیں اسی طرح ان مومنوں کے اعمالِ حسنہ کی نمائشیں بھی لگیں گی اور ایک مومن ”فَاسْتَبِقُوْاالْخَیْرَاتِ“ پر عمل کرتے ہوئے ہر دوسرے مومن سے اپنے آپ کو حسین ، دلربا بنانے کی کوشش کرے گا ۔ یہ پھولوں کی ایسی نمائش ہو گی کہ بعض مومنوں کے پھول تو اگلے روحانی موسمِ بہار تک لہلہاتے اور سر سبز رہیں گے اور خوشبو دیتے رہیں گے ۔

جس طرح پھولوں کی نرسری میں پھول ختم ہوجانے کے باوجود بھی ان پھولوں کی خوشبو آتی رہتی ہے۔ کہتے ہیں کہ گلاب کے پھولوں کی نرسری میں گلاب کے پھولوں کی پتیاں نیچے زمین پر گر کر بھی زمین کو خوشبودار کر دیتی ہیں اِسی طرح ان مومنوں کے اعمال سے روحانی زمین بھی خوشبودار ہو گی۔ اور رمضان گزرنے کے بعد بھی وہ زمین خوشبودار رہے گی ۔ اس مضمون کو کسی ادیب اور شاعر نے ”صحبتِ صالحین“ سے تشبیہ دی ہے کہ گویا روحانی دنیا میں ایک مومن سے دوسرا مومن رنگ لے رہا ہوگا اور اس کی صحبت سے معاشرے میں بسنے والے دوسرے تمام مومن فیض یاب ہو رہے ہوں گے اور ہر طرف تقویٰ کے پھول کھلتے نظر آئیں گے۔ لقائے باری تعالیٰ کے پھول کھلیں گے ۔ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے محبت ، عقیدت اور مضبوط روحانی تعلق کے پھول کھلیں گے۔ قرآن کریم کی تلاوت کے پھولوں سے فضا مہکے گی ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کے خوشبو بھرے اقتباسات اور خطبات کی تشہیر ہوگی۔ بالخصوص موجودہ امام کے ارشادات کی یاددہانی،جماعتی فورم پر بھی اور سوشل میڈیا کے ذریعے بھی ہوکر معاشرے کو خوشبوسے بھررہی ہو گی۔ ہر طرف نمازیں سوزوگداز سے ادا ہو رہی ہوں گی ۔ درس سُنے جارہے ہوں گے ۔ نماز تہجد اور تراویح کاوالہانہ انداز میں اہتمام ہو رہا ہوگا۔ نیکیوں کی باتیں ہوں گی ۔ بدیوں سے نفرت دیکھنے کو ملے گی۔ تسبیح وتحمید کے ترانے سننے کو ملیں گے ۔ ان روحانی پھولوں میں سے بعض خود رو ہوں گے جو روحانی موسم کو دیکھ کر خود بخود کھلیں گے اور دل نیکی کرنے کو کرے گا اور بعض پھول مادی نرسری کی طرح گزشتہ سال کے پھولوں کی طرح روحانی موسم کو دیکھ کر خود ہی اُگ آئیں گے اور سابقہ نیکیوں کو یاد کر کے ایک مومن کو کرنے پر مجبور کریں گی ۔ الغرض اس روحانی موسم بہار کے کیا کہنے؟

اس دفعہ یہ موسم بہار ایک ایسے المناک اور تکلیف دہ دور پر سایہ فگن ہونے والا ہے جب کرونا وباء کے بڑے خطرناک ہیولے اور بھبھو لے نے تمام دنیا کو پریشان اور فکر مند کر دیا ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں اللہ کی مخلوق جو اسے بہت پیاری ہے ہم سے جُدا ہو چکی ہےاورلاکھوں کی تعدادمیں بیمارہیں اورہرطرف سے alarming کیفیات کا اظہار ہو رہا ہے ۔ ایسے موقع پر ہم احمدیوں کی اوّلین ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم ان دنوں اللہ تعالیٰ کی طرف جھک جائیں ۔ روئیں، پیٹیں اور اس زور سے دعاؤں کی دف بجائیں کہ عرش کے کنگرے بھی ہل جائیں اور اس مہلک موذی و متعدی مرض وائرس سے دنیا میں بسنے والی تمام مخلوق کو نجات ملے ۔ اور وہ وقت جلد آئے جب ہم گزشتہ دنوں کی طرح امن سکون کے ماحول میں زندگیاں بسر کرنے والے ہوں۔ ہاں اس عذاب الٰہی کی وجہ سے ہمیں اپنے سابقہ گناہوں کی معافی اپنے خالق پروردگار سے مانگنی ہو گی۔ بڑے بڑے ملکوں کے سربراہوں کی طرف سے جو ظلم کیے جارہے تھے ۔ ان کو رکوانے کے لئے دعائیں کرنی ہوں گی اور ناراض خدا کو نہ صرف منانا ہوگا بلکہ اُسے اپنا بنانا ہو گا ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے الفاظ میں اپنے حقیقی خالق کو مل لینا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین

بن تیرے نہ چارا ہے

ہم درد کے ماروں کا اک تو ہی سہارا ہے

گرداب میں کشتی ہے بڑی دور کنارہ ہے

راہوں میں بھٹکتے ہیں منزل کا نشاں ہی نا

مایوسی نے پر اپنا ہر اور پسارا ہے

تدبیریں بھی سب کر لیں ہر ایک دوا کر لی

آخر یہ ہوا ثابت بن تیرے نہ چارا ہے

حافظ محمد مبرور

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آپؐ ہی کے کام کو اور آپؐ کے دین کو دنیا میں پھیلانے کے لیے مبعوث کئے گئے تھے

آپؑ نے آنحضرت ﷺ سے جو روحانی فیض پایا اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو دنیا کی اصلاح کے لیے بھیجا۔ اسلام کی شان و شوکت کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے لیے بھیجا

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ’’وہ کام جس کے لیے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہوگئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔‘‘

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ’’میں دیکھتا ہوں کہ جب سے خدا نے مجھے دنیا میں مامور کر کے بھیجا ہے اسی وقت سے دنیا میں ایک انقلاب عظیم ہو رہا ہے۔‘‘

جب لوگ خدا کا راستہ بھول جاتے ہیں اور توحید اور حق پرستی کو چھوڑ دیتے ہیں۔ تو خداوند تعالیٰ اپنی طرف سے کسی بندہ کو بصیرت کاملہ عطا فرما کر اور اپنے کلام اور الہام سے مشرف کر کے بنی آدم کی ہدایت کے لیے بھیجتا ہے

اس وائرس نے دنیا کو اس بات پر سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ خدا کی طرف رجوع کریں لیکن حقیقی خدا اور زندہ خدا تو صرف اسلام کا خدا ہے جس نے اپنی طرف آنے والوں کو راستہ دکھانے کا اعلان فرمایا ہے

ایم ٹی اے پر یوم مسیح موعودؑ کی مناسبت سے نشر ہونے والے پروگرامز سے استفادہ کرنے کی تلقین

کورونا وائرس کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار کرنے، اس مشکل وقت میں دنیا کو اسلام سے متعارف کروانے کے لیے مؤثر تبلیغی سرگرمیاں کرنے اور بیماری میں مبتلا ہو جانے والے افراد کے لیے دعائیں کرنے کی نصیحت

خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ 20۔ مارچ 2020ء مسجد مبارک ،اسلام آباد، ٹلفورڈ، (سرے)، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

تین دن کے بعد 23مارچ ہے۔ یہ وہ دن ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیعت کا آغاز فرمایا تھا اور یوں باقاعدہ جماعت احمدیہ کی بھی بنیاد پڑی۔ جماعت میں یہ دن ’یوم مسیح موعود‘ کے نام سے منایا جاتا ہے۔ اس دن کی مناسبت سے جلسے بھی ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ اور آپؑ کے آنے کے مقصد کے بارے میں بھی بتایا جاتا ہے۔ اس لیے اس حوالے سے گو ابھی تین دن باقی ہیں لیکن اگلا جمعہ پھر آگے چلا جائے گا۔ اس لیے میں آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں آپؑ کے کچھ اقتباسات پیش کروں گا۔

اس سال شاید اکثر ملکوں اور مقامات میں جو آج کل وائرس کی وبا پھیلی ہوئی ہے اس کی وجہ سے جلسے نہ ہو سکیں اس لیے میرے خطبے کے علاوہ ایم۔ٹی۔اے پر بھی اس حوالے سے پروگرام پیش ہوں گے۔ انہیں ہر احمدی کو اپنے بچوں کے ساتھ اپنے گھر میں سننے کی کوشش کرنی چاہیے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آپؐ ہی کے کام کو اور آپؐ کے دین کو دنیا میں پھیلانے کے لیے مبعوث کیے گئے تھے چنانچہ آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں :

’’میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں کہ آپ ہی کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے اور آپ ہی کے فیضان اور برکات کا نتیجہ ہے جو یہ نصرتیں ہو رہی ہیں۔‘‘آپؑ فرماتے ہیں ’’میں کھول کر کہتا ہوں اور یہی میرا عقیدہ اور مذہب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع اور نقش قدم پر چلنے کے بغیر کوئی انسان کوئی روحانی فیض اور فضل حاصل نہیں کر سکتا۔‘‘ (لیکچر لدھیانہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 267)

آپؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روحانی فیض پایا اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو دنیا کی اصلاح کے لیے بھیجا۔ اسلام کی شان و شوکت کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے لیے بھیجا۔ چنانچہ ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں۔

’’وَاَرْسَلَنِیْ رَبِّیْ لِاِصْلَاحِ خَلْقِہٖ‘‘کہ ’’اور خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ تا میں مخلوق کی اصلاح کروں۔‘‘ (اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 178)

پھر اپنی بعثت کے بارے میں مزید وضاحت فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں کہ

’’میں اس کو بار بار بیان کروں گا اور اس کے اظہار سے میں رک نہیں سکتا کہ میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لیے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے۔ میں اس طرح بھیجا گیا ہوں جس طرح سے وہ شخص بعد کلیم اللہ مردِ خدا کے بھیجا گیا تھا جس کی روح ہیروڈیس کے عہد حکومت میں بہت تکلیفوں کے بعد آسمان کی طرف اٹھائی گئی۔‘‘ (فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 7-8)

پھر اس بات کا اعلان فرماتے ہوئے کہ جس مسیح موعود کے آنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی وہ اپنے وقت پہ ظاہر ہوا آپؑ فرماتے ہیں۔

’’سو اب اے بھائیو! برائے خدا دھکہ اورزبردستی مت کرو۔ ضرور تھا کہ میں ایسی باتیں پیش کرتا جن کے سمجھنے میں تمہیں غلطی لگی ہوئی تھی۔ اگر تم پہلے ہی راہ ثواب پرہوتے تو میرے آنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ میں کہہ چکا ہوں کہ میں اس امت کی اصلاح کے لیے ابن مریم ہو کر آیا ہوں اور ایسا ہی آیاہوں کہ جیسے حضرت مسیح ابن مریم یہودیوں کی اصلاح کے لیے آئے تھے۔ میں اسی وجہ سے تو ان کا مثیل ہوں کہ مجھے وہی اور اسی طرز کا کام سپرد ہوا ہے جیسا کہ انہیں سپرد ہوا تھا۔ مسیح نے ظہور فرما کر یہودیوں کو بہت سی غلطیوں اوربے بنیاد خیالات سے رہائی دی تھی۔ منجملہ اس کے ایک یہ بھی تھا کہ یہودی ایلیا نبی کے دوبارہ دنیا میں آنے کی ایسی ہی امید باندھے بیٹھے تھے جیسے آج کل مسلمان مسیح ابن مریم رسول اللہ کے دوبارہ آنے کی امید باندھے بیٹھے ہیں۔ سو مسیح نے یہ کہہ کر کہ ایلیا نبی اب آسمان سے اتر نہیں سکتا زکریا کابیٹا یحیٰ ایلیا ہے جس نے قبول کرنا ہے کرے اس پرانی غلطی کو دور کیا اور یہودیوں کی زبان سے اپنے تئیں ملحد اور کتابوں سے پھرا ہوا کہلایا مگر جو سچ تھا وہ ظاہر کر دیا۔ یہی حال اس کے مثیل کا بھی ہوا اور حضرت مسیح کی طرح اس کو بھی ملحد کا خطاب دیا گیا۔ کیا یہ اعلیٰ درجہ

کی مماثلت نہیں۔" (ازالہ اوہام حصہ دوم، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 394)

اور صرف مسلمانوں کے لیے ہی نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر قوم اور مذہب کو اپنی بعثت کی اہمیت بتائی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

"یہ بھی واضح ہو کہ میرا اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آنا محض مسلمانوں کی اصلاح کے لیے ہی نہیں ہے بلکہ مسلمانوں اور ہندوؤں اور عیسائیوں تینوں قوموں کی اصلاح منظور ہے۔ اور جیسا کہ خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لیے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے ایسا ہی میں ہندوؤں کے لیے بطور اَوتار کے ہوں اور میں عرصہ بیس برس سے یا کچھ زیادہ برسوں سے اِس بات کو شہرت دے رہا ہوں کہ میں ان گناہوں کے دور کرنے کے لیے جن سے زمین پُر ہوگئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا۔ یا یوں کہنا چاہیے کہ روحانی حقیقت کی رُو سے میں وہی ہوں۔ یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں ہے بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے۔اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لیے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لیے مسیح موعود ہے۔ میں جانتا ہوں کہ جاہل مسلمان اِس کو سن کر فی الفور یہ کہیں گے کہ ایک کافر کا نام اپنے پر لے کر کفر کو صریح طور پر قبول کیا ہے۔ لیکن یہ خدا کی وحی ہے جس کے اظہار کے بغیر میں رہ نہیں سکتا اور آج یہ پہلا دن ہے کہ ایسے بڑے مجمع میں اس بات کو میں پیش کرتا ہوں کیونکہ جو لوگ خدا کی طرف سے ہوتے ہیں وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔" (لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 228)

یہ آپؑ نے لیکچر سیالکوٹ میں فرمایا جہاں آپؑ نے یہ خطاب، یہ لیکچر مسلمانوں اور ہندوؤں کے ایک بہت بڑے مجمع میں دیا تھا۔

پھر اپنی بعثت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں:

"انسان جو کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کرتاہے وہ سب موجبِ معصیت ہو جاتا ہے۔ ایک ادنیٰ سپاہی سرکار کی طرف سے کوئی پروانہ لے کر آتا ہے تو اس کی بات نہ ماننے والا مجرم قرار دیا جاتا ہے اور سزا پاتا ہے۔ مجازی حکام کا یہ حال ہے تو احکم الحاکمین کی طرف سے آنیوالے کی بے عزتی اور بے قدری کرنا کس قدر عدولِ حکمی اللہ تعالیٰ کی ہے۔ خدا تعالیٰ غیّور ہے۔اس نے مصلحت کے مطابق عین ضرورت کے وقت بگڑی ہوئی صدی کے سر پر ایک آدمی بھیجا تا کہ وہ لوگوں کو ہدایت کی طرف بلائے۔ اس کے تمام مصالح کو پاؤں کے نیچے کچلنا ایک بڑا گناہ ہے۔"

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ "...... انسان کی عقل خدا تعالیٰ کی مصلحت سے نہیں مل سکتی۔ آدمی کیا چیز ہے جو مصلحتِ الٰہی سے بڑھ کر سمجھ رکھنے کا دعویٰ کرے۔ خدا تعالیٰ کی مصلحت اس وقت بدیہی اور اجلیٰ ہے۔" آپؑ فرماتے ہیں کہ "اسلام میں سے پہلے ایک شخص بھی مرتد ہو جاتا تھا" اپنے زمانے کی بات فرما رہے ہیں "تو ایک شور بپا ہو جاتا تھا۔ اب اسلام کو ایسا پاؤں کے نیچے کچلا گیا ہے کہ ایک لاکھ مرتد موجود ہے۔" پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ "اسلام جیسے مقدس مطہر مذہب پر اس قدر حملے کئے گئے ہیں کہ ہزاروں لاکھوں کتابیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیوں سے بھری ہوئی شائع کی جاتی ہیں۔ بعض رسالے کئی کروڑ تک چھپتے ہیں۔ اسلام کے برخلاف جو کچھ شائع ہوتا ہے اگر سب کو ایک جگہ جمع کیا جائے تو ایک بڑا پہاڑ بنتاہے۔ مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ گویا ان میں جان ہی نہیں اور سب کے سب مر ہی گئے ہیں۔ اس وقت اگر خدا تعالیٰ بھی خاموش رہے تو پھر کیا حال ہوگا۔ خدا کا ایک حملہ انسان کے ہزار حملہ سے بڑھ کر ہے اور وہ ایسا ہے کہ اس سے دین کا بول بالا ہو جائے گا۔ عیسائیوں نے انیس سو سال سے شور مچا رکھا ہے کہ عیسیٰ خدا ہے اور ان کا دین اب تک بڑھتا چلا گیا اور مسلمان ان کو اور بھی مدد دے رہے ہیں۔ عیسائیوں کے ہاتھ میں بڑا حربہ یہی ہے کہ مسیح زندہ ہے اور تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) فوت ہو گئے۔" پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ "لاہور میں لارڈ بشپ نے ایک بھاری مجمع میں یہی بات پیش کی۔ کوئی مسلمان اس کا جواب نہ دے سکا مگر ہماری جماعت میں سے مفتی محمد صادق صاحب جو یہ موجود ہیں، اٹھے اور انہوں نے قرآن شریف، حدیث، تاریخ، انجیل وغیرہ سے ثابت کیا کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں کیونکہ آپ سے فیض حاصل کر کے کرامت اور خوارق دکھانے والے ہمیشہ موجود رہے۔ تب اس کا جواب وہ کچھ نہ دے سکا۔" آپؑ فرماتے ہیں کہ "...... میں نے ایک دفعہ لدھیانہ میں عیسائیوں کو اشتہار دیا تھا کہ تمہارا ہمارا بہت اختلاف نہیں۔ تھوڑی سی بات ہے یہ کہ تم مان لو کہ عیسیٰ فوت ہو گئے اور آسمان پر نہیں گئے۔ تمہارا اس میں کیا حرج ہے؟ اس پر وہ بہت جھنجھلائے اور کہنے لگے کہ اگر ہم یہ مان لیں کہ عیسیٰ مر گیا اور آسمان پر نہیں گیا تو آج دنیا میں ایک بھی عیسائی نہیں رہتا۔" فرمایا کہ "دیکھو خدا تعالیٰ علیم و حکیم ہے۔ اس نے ایسا پہلو اختیار کیا ہے جس سے دشمن تباہ ہو جائے۔ مسلمان اس معاملہ میں کیوں اڑ تے ہیں۔ کیا عیسیٰؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل تھا؟ اگر میرے ساتھ خصومت ہے تو اس میں حد سے نہ بڑھو اور وہ کام نہ کرو جو دین اسلام کو نقصان پہنچائے۔ خدا تعالیٰ ناقص پہلو اختیار نہیں کرتا اور بجز اس پہلو کے تم کسرِصلیب نہیں کر سکتے۔" (ملفوظات جلد 8 صفحہ 174-175)

پھر ایک موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں کہ

"وہ کام جس کے لیے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جوکدورت واقع ہوگئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں۔ اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض مقال سے ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کی شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اَب نابود ہوچکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہو گا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ایک طرف تو خدا نے اپنے ہاتھ سے میری تربیت فرما کر اور مجھے اپنی وحی سے شرف بخش کر میرے دل کو یہ جوش بخشا ہے کہ میں اس قسم کی اصلاحوں کے لیے کھڑا ہو جاؤں۔ اور دوسری طرف اس نے دل بھی تیار کر دیئے ہیں جو میری باتوں کے ماننے کے لیے مستعد ہوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ جب سے خدا نے مجھے دنیا میں مامور کر کے بھیجا ہے اسی وقت سے دنیا میں ایک انقلاب عظیم ہو رہا ہے۔"

(لیکچر لاہور، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 180-181)

یہ آپؑ کا لاہور کالیکچر تھا۔ پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے اظہار اور بندوں کو بچانے کے لیے اپنے فرستادے اور مصلح اور خاص بندے کو بھیجتا ہے آپؑ فرماتے ہیں کہ

"قانون قدیم حضرت رب العالمین کا یہی ہے کہ جب دنیا میں کسی نوع کی شدت اور صعوبت اپنے انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو رحمتِ الٰہی اس کے دور کرنے کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ جیسے جب اِمساکِ باران سے غایت درجہ کا قحط پڑ کر خلقت کا کام تمام ہونے لگتا ہے تو آخر خداوند کریم بارش کر دیتا ہے ۔ اور جب وبا سے لاکھوں آدمی مرنے لگتے ہیں تو کوئی صورت اصلاح ہوا کی نکل آتی ہے یا کوئی دوا ہی پیدا ہو جاتی ہے اور جب کسی ظالم کے پنجہ میں کوئی قوم گرفتار ہوتی ہے تو آخر کوئی عادل اور فریاد رَس پیدا ہو جاتا ہے۔ پس ایسا ہی جب لوگ خدا کا راستہ بھول جاتے ہیں اور توحید اور حق پرستی کو چھوڑ دیتے ہیں۔ تو خداوند تعالیٰ اپنی طرف سے کسی بندہ کو بصیرت کامل عطا فرما کر اور اپنے کلام اور الہام سے مشرف کر کے بنی آدم کی ہدایت کے لیے بھیجتا ہے کہ تا جس قدر بگاڑ ہو گیا ہے اس کی اصلاح کرے۔ اس میں اصل حقیقت یہ ہے کہ پروردگار جو قیوم عالم کا ہے" دنیا کو قائم کرنیو الا ہے۔ "اور بقا اور وجود عالم کا اسی کے سہارے اور آسرے سے ہے کسی اپنی فیضان رسانی کی صفت کو خلقت سے دریغ نہیں کرتا اور نہ بیکار اور معطّل چھوڑتا ہے بلکہ ہر یک صفت اس کی اپنے موقعہ پر فی الفورظہور پذیر ہو جاتی ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ دوم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 113-114 بقیہ حاشیہ نمبر 10)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ بیان فرماتے ہیں کہ

"وہ شخص بڑا ہی مبارک اور خوش قسمت ہے جس کا دل پاک ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے اظہار کا خواہاں ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے دوسروں پر مقدم کر لیتا ہے۔ جو لوگ میری مخالفت کرتے ہیں ان کا اور ہمارا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کے سامنے ہے۔ وہ ہمارے اور ان کے دلوں کو خوب جانتا ہے اور دیکھتا ہے کہ کس کا دل دنیا کے نمود اور نمائش کے لیے ہے اور کون ہے جو خدا تعالیٰ ہی کے لیے اپنے دل میں سوزوگداز رکھتا ہے۔" فرمایا کہ "یہ خوب یاد رکھو کہ کبھی روحانیت صعود نہیں کرتی جب تک پاک دل نہ ہو۔ جب دل میں پاکیزگی اور طہارت پیدا ہوتی ہے تو اس میں ترقی کے لیے ایک خاص طاقت اور قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر اس کے لیے ہر قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں اور وہ ترقی کرتا ہے۔ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو کہ بالکل اکیلے تھے اور اس بیکسی کی حالت میں دعویٰ کرتے ہیں۔
یَا أَیُّھَا النَّاسُ إِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ إِلَیْکُمْ جَمِیْعًا(الاعراف:159)
کون اس وقت خیال کر سکتا تھا کہ یہ دعویٰ ایسے بے یارو مددگار شخص کا بار آور ہو گا۔ پھر ساتھ ہی اس قدر مشکلات آپ کو پیش آئیں کہ ہمیں تو ان کا ہزارواں حصہ بھی نہیں آئیں۔"
(ملفوظات جلد 8 صفحہ 157-158)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام دنیا کو عموماً دنیا کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ
"ہماری آخری نصیحت یہی ہے کہ تم اپنی ایمان کی خبرداری کرو۔ نہ ہو کہ تم تکبر اور لا پروائی دکھلا کر خدائے ذو الجلال کی نظر میں سرکش ٹھہرو۔ دیکھو خدا نے تم پر ایسے وقت میں نظر کی جو نظر کرنے کا وقت تھا۔ سو کوشش کرو کہ تاتمام سعادتوں کے وارث ہو جاؤ۔ خدا نے آسمان پر سے دیکھا کہ جس کو عزت دی گئی اس کو پیروں کے نیچے کچلا جاتا ہے اور وہ رسول جو سب سے بہتر تھا اس کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ اس کو بدکاروں اور جھوٹوں اور افترا کرنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے اور اس کی کلام کو جوقرآن کریم ہے بُرے کلموں کے ساتھ یاد کر کے انسان کا کلام سمجھا جاتا ہے۔ سو اس نے اپنے عہد کو یاد کیا۔ وہی عہد جو اس آیت میں ہے إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَإِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ۔(الحجر:10)سو آج اسی عہد کے پورے ہونے کا دن ہے۔ اس نے بڑے زور آور حملوں اور طرح طرح کے نشانوں سے تم پر ثابت کر دیا کہ یہ سلسلہ جو قائم کیا گیا اس کا سلسلہ ہے ۔ کیا کبھی تمہاری آنکھوں نے ایسے قطعی اور یقینی طور پر وہ خدا تعالیٰ کے نشان دیکھے تھے جو اب تم نے دیکھے۔ خدا تمہارے لیے کُشتی کرنے والوں کی طرح غیر قوموں سے لڑا اور ان پر فتح پائی۔ دیکھو آتھم کے معاملہ میں بھی ایک کُشتی تھی۔ تلاش کرو آج آتھم کہاں ہے؟ سنو ! آج وہ خاک میں ہے۔ وہ اسی شرط کے موافق جو الہام میں تھی چند روز چھوڑا گیا اور پھر اسی شرط کے موافق جو الہام میں تھی پکڑا گیا۔ دوسری کُشتی لیکھرام کا معاملہ تھا۔ پس سوچ کر دیکھو کہ اس کُشتی میں بھی خدا تعالیٰ کیسے غالب آیا؟ اور تم نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ جس طرح اس کی موت کی الہامی پیشگوئیوں میں پہلے سے علامتیں مقرر کی گئی تھیں اسی طرح وہ سب علامتیں ظہور میں آئیں۔ خدا کے قہری نشان نے ایک قوم پر سخت سوگ وارد کیا۔ کیا کبھی تم نے پہلے اس سے دیکھا کہ تم میں اور تمہارے رو برو اس جلال سے خدا کا نشان ظاہر ہوا ہو؟ سو اے مسلمانوں کی ذریت! خداتعالیٰ کے کاموں کی بے حرمتی مت کرو۔ تیسری کُشتی مہوتسو کے جلسہ کا معاملہ تھا۔ دیکھو اس کُشتی میں بھی خداتعالیٰ نے اسلام کا بول بالا کیا اور تمہیں اپنا نشان دکھلایا ۔ اور قبل از وقت اپنے بندے پر ظاہر کیا کہ اسی کا مضمون بالا رہے گا اور پھر ایسا ہی کر کے دکھلا بھی دیا۔ اور مضمون کے بابرکت اثر سے تمام حاضرین کو حیرت میں ڈال دیا۔ کیا یہ خدا کا کام تھا یا کسی اور کا؟"

یہ آپؑ اس جلسے کا ذکر فرما رہے ہیں جہاں آپؑ کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھی گئی تھی اور اس کی کامیابی کے بارے میں پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو بتا دیا تھا اور آپؑ نے اس کا اعلان بھی کر دیا تھا اور پھر غیروں نے برملا اس کا اظہار بھی کر دیا کہ یقیناًیہ کامیاب ترین مضمون تھا۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ "پھر چوتھی کشتی ڈاکٹر کلارک کا مقدمہ تھا جس میں تینوں قومیں آریہ اور عیسائی اور مخالف مسلمان متفق ہو گئے تھے تا میرے پر اقدامِ قتل کا مقدمہ ثابت کریں۔ اس میں خدا تعالیٰ نے پہلے سے ظاہر کر دیا کہ وہ لوگ اپنے ارادہ میں ناکام رہیں گے۔ اور دو سو کے قریب آدمیوں کو قبل از وقت یہ الہام سنایا گیا اور آخر ہماری فتح ہوئی۔ پانچویں کُشتی مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری کا مقدمہ تھا جس کے عزیز اور لواحق اسلام سے ٹھٹھا کرتے تھے اور بعض سخت مرتد ان میں سے قرآن شریف کی سخت تکذیب کر کے اور اسلام پر زبانِ بد کھول کر مجھ سے تصدیق اسلام کا نشان مانگتے تھے اور اشتہار چھپواتے تھے۔ سو خدا نے انہیں یہ نشان دیا کہ احمد بیگ عزیز اُن کا چند موتوں اور مصیبتوں کے دیکھنے کے بعد تین برس کے اندر فوت ہو جائے گا ۔ سو ایسا ہی ہوا ۔ اور وہ میعاد کے اندر فوت ہو گیا تا معلوم کریں کہ ہر ایک شوخی کی سزا ہے۔"(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 325 تا 327)

پس آپؑ نے دنیا کو تنبیہ کی کہ خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے سے لڑائی مت کرو۔ جب اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے تو وہ مدد اور نصرت بھی فرماتا ہے نشانات بھی دکھاتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پرشوکت الفاظ میں فرمایا ہے کہ

" دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زورآور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 665 بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر 4)

پس آج دو سو سے اوپر ممالک میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ اس بات کا اعلان کر رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپؑ کی سچائی دنیا پر ظاہر فرماتا چلا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی آپ کے مشن کو پھیلانے والوں میں حصہ دار بنائے اور ہمارے ایمان و ایقان کو مضبوط کرے اور ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اب میں آج کل جو وبا پھیلی ہوئی ہے اس کے بارے میں دنیا داروں کے جو تبصرے ہیں اور تجزیے ہیں وہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔

فلپ جونسٹن (Philip Johnston)ڈیلی ٹیلیگراف 18مارچ 2020ء میں یہ لکھتے ہیں کہ نیٹ فلکس(Netflix)اور اس طرح کے دیگر پلیٹ فارمز کی رپورٹ ہے کہ آج کل دکھائی جانے والی 2011ء کی ایک فلم بہت مقبول ہو رہی ہے جس کا نام کونٹیجین Contagion ہے۔ اس کی کہانی میں ایک وائرس (virus) کے پھیلاؤ، طبّی محققین اور صحت کے اداروں کی طرف سے اس بیماری کی شناخت اور اس پر قابو پانے کی شدید کوششوں، معاشرتی نظم و ضبط ختم ہونے اور آخر میں اس کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے ویکسین (vaccine)متعارف کروانے کا ذکر ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ میں سوچتا ہوں کہ شاید ہمارا اس طرح دنیا کی تباہی کے موضوع پر بنی فلموں میں دلچسپی لینا ہمارے لمبا عرصہ رہنے والے استحکام اور ترقی کا نتیجہ ہے۔ دنیا دار جو ترقی کر رہے ہیں شاید اس کا نتیجہ ہے جس کے بارے میں ہم میں سے اکثریت کا خیال ہے کہ یہ ترقی ہمیشہ رہے گی۔ کہتا ہے کہ یہ حیران کن ہے کہ صرف دو ہفتوں کے دوران ہماری دنیا بالکل الٹ چکی ہے۔ لکھتا ہے آگے کہ ہمارے سارے منصوبے رک گئے ہیں اور مستقبل کے بارے میں ہماری امیدیں غیر یقینی ہیں۔ پھر آگے کہتا ہے کہ نہ تو سرد جنگ کے دوران ایٹمی جنگ کا خطرہ اور نہ ہی حالیہ پیش آنے والے مختلف معاشی بحرانوں کا ایسا اثر تھا جس طرح آج اس وبا سے ہو رہا ہے۔ پھر آگے لکھتا ہے کہ یہاں تک کہ گذشتہ عالمی جنگ کے دوران بھی لوگ تھیئٹر اور سینما اور ریسٹورنٹ اور کیفے، کلبوں اور پبز (pubs)میں جاتے تھے۔ کم از کم یہ چیز تھی جو لوگوں کو میسر تھی لیکن ہم آج کل یہ بھی نہیں کر سکتے۔ پھر کہتا ہے کہ ہم میں سے بیشتر جو دوسری جنگ عظیم کے بعد کے زمانے میں پلے بڑھے ہیں ہم لوگوں نے ہمیشہ خوشحالی ، استحکام اور اطمینان کی توقع کی ہے جس کا پہلی نسلوں نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا اورنہ ہی وہ لوگ ایسے حالات میں تھے کہ اس بارے میں سوچتے۔ پھر آگے لکھتا ہے کہ امید ہے کہ سائنس اس بیماری کی ویکسین یا علاج لے کر ہمارے بچاؤ کے لیے آ جائے اور شاید ایسا ہو بھی جائے۔ اور پھر کہتا ہے کہ سیئٹل (Seattle)میں، امریکہ میں آج انسانی رضاکاروں پر تجربہ کا یہ آغاز ہوا ہے لیکن کہتا ہے کہ بُری خبر یہ ہے کہ یہ جاننے میں بھی مہینوں لگیں گے کہ اس ویکسین کا کوئی فائدہ بھی ہو گا یا نہیں۔ پھر آگے وہ لکھتا ہے کہ پوری تاریخ میں لوگوں نے اس طرح کے حالات میں اپنے عقیدے کا سہارا لے کر اپنے آپ کو ان حالات سے گزارا ہے۔ پرانی تاریخ جو ہے اس میں اگر ایسے خطرناک حالات پیدا ہوئے تو انہوں نے اپنے عقیدے کا سہارا لیا ہے اور اپنے حالات کو گزارا۔ اللہ کی طرف رجوع کیا تا کہ ان لوگوں اور ان کے پیاروں کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے اس کو کوئی معنٰی اور مطلب دیں۔ پھر آگے یہ لکھتا ہے کہ لامذہب ایسے موقعوں پر ہمیشہ اپنے آپ کو تسلی دینے کے لیے ایک سیکولر انسانیت پسندانہ نظریہ اپناتے ہیں۔ یہ بنیادی طور پر ایک روشن خیالی کا تصور ہے جو لامذہب اپناتے ہیں۔ ان کا یہ نظریہ ہے کہ انسانی کوششوں سے قدرتی عمل کو ہمیشہ بہتر کیا جا سکتا ہے اور اسے تقدیر یا خدا کے قہر سے جوڑنا ضروری نہیں ہے۔ پھر کہتا ہے کہ ہم نے کتنی بار لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا کیونکہ سائنسدان کچھ حل نکال لیں گے چاہے وہ گلوبل وارمنگ کا مسئلہ ہو یا کوئی وبائی بیماری۔ ہمیں عنقریب یہ پتا چلنے والا ہے کہ آیا اس طرح کی امید رکھنا صحیح ہے یا نہیں۔ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر کہتا ہے (دنیا دار ہے ناں خود) کہ پھر میں شاید چرچ کی طرف واپس چلا جاؤں۔ ابھی تو میں مذہب سے دور ہوں، خدا سے دور ہوں اور جو بظاہر شواہد نظر آ رہے ہیں یہ ظاہر اس طرح کر رہے ہیں اور اگر یہ نہیں ہوتا جس طرح یہ سائنسدان کہہ رہے ہیں تو پھر ہمیں بھی سوچنا پڑے گا کہ چرچ کی طرف واپس جائیں، مذہب کی طرف واپس جائیں۔

پس اس وائرس نے دنیا کو اس بات پر سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ خدا کی طرف رجوع کریں لیکن حقیقی خدا اور زندہ خدا تو صرف اسلام کا خدا ہے جس نے اپنی طرف آنے والوں کو راستہ دکھانے کا اعلان فرمایا ہے۔ ایک قدم بڑھنے والوں کو کئی قدم بڑھ کر ہاتھ پکڑنے کا اعلان

فرمایا ہے۔ اپنی پناہ میں لینے کا اعلان فرمایا ہے۔ پس ان حالات میں ہمیں جہاں اپنے آپ کو سنوارنے کی ضرورت ہےوہاں اپنی تبلیغ کو بھی مؤثر رنگ میں کرنے کی ضرورت ہے۔ دنیا کو اسلام کے بارے میں پہلے سے بڑھ کر متعارف کرانے کی ضرورت ہے اور پھر ہر احمدی کو یہ کوشش کرنی چاہیے کہ دنیا کو بتائے کہ اگر اپنی بقا چاہتے ہو تو اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانو۔ اگر اپنے بہتر انجام چاہتے ہو تو اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانو کہ آخری زندگی کا انجام جو ہے وہی اصل انجام ہے۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور اس کی مخلوق کے حق ادا کرو۔

پس ہمیشہ یہ کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق بھی ہر ایک کو عطا فرمائے۔ یہ آفات تو اب دنیادار بھی کہتے ہیں کہ اب بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ اس لیے اپنے بہتر انجام کے لیے جیسا کہ میں نے کہا بہت ضرورت ہے کہ ہم بھی خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور دنیا کو بھی بتائیں کہ اصل انجام آخری زندگی کا انجام ہے جس کے لیے تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بہرحال آنا ہو گا۔ اس کے بارے میں ایک ماہر کی تنبیہ یہ ہے۔ The Times میں یہ مضمون چھ مارچ میں شائع ہوا تھا۔ ایک ماہر نے متنبہ کیا ہے کہ خطرناک وائرس کی جینیاتی تبدیلیوں کے عام ہونے کا بہت امکان ہے اور اس کے ساتھ چند برسوں میں ایک نئے کورونا وائرس کے دنیامیں پھیل جانے کا بھی امکان ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ شاید اگلے ہر تین سال کے بعد کوئی اور نئی بیماری آ جائے۔

پھر بلومبرگ (Bloomberg) نے بھی ایک مضمون لکھا۔ وہ کہتا ہے کہ سائنسدان کورونا وائرس پر قابو پا سکتے ہیں لیکن وبائی امراض کے خلاف انسانیت کی جنگ نہ ختم ہونے والی جنگ ہے۔ انسانیت اور جرثوموں کے مابین ارتقا کی دوڑ میں کیڑے دوبارہ آگے آ رہے ہیں۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (WHO) کے مطابق 1970ء کے بعد سے اب تک پندرہ سو سے زیادہ نئے وائرس دریافت ہوئے ہیں اور اکیسویں صدی میں وبائی بیماریاں پہلے سے کہیں زیادہ تیزی سے اور دور تک پھیل رہی ہیں۔ پھر کہتا ہے کہ اس سے پہلے جو محدود علاقوں میں رہنے والی وبائیں تھیں اب وہ بہت تیزی سے عالمی سطح پر بھی پھیل سکتی ہیں۔ بہرحال اس کی لمبی تفصیلات ہیں یہ تو ساری بیان نہیں ہو سکتیں لیکن اپنے انجام بخیر کے لیے جیسا کہ میں نے کہا ہمیں خداتعالیٰ سے پہلے سے بڑھ کر تعلق پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

کورونا کی وبا کے بارے میں پہلے ہی میں ہدایت دے چکا ہوں۔ یاددہانی بھی کروا دوں کیونکہ اب یہ تمام دنیا میں بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے اور یہاں بھی اس کا اثر بہت زیادہ ہو رہا ہے۔ اب حکومت بھی اس بات پہ مجبور ہو گئی ہے کہ اقدامات اٹھائے اور زیادہ سخت اقدامات اٹھائے ۔ بڑے اقدامات اٹھائے۔ جب بیماریاں آتی ہیں، وبائیں آتی ہیں تو ہر ایک کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہیں اس لیے ہر ایک کو بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ حکومتی ہدایات پر عمل کریں۔ بڑی عمر کے لوگ، بیمار لوگ یا ایسی بیماری میں مبتلا لوگ جن کے جسم کی قوتِ مدافعت کم ہو جاتی ہے ان کو بہت زیادہ احتیاط کرنے کی ضرورت ہے۔ بڑی عمر کے لوگ گھروں سے کم نکلیں اور یہی حکومت کا اعلان بھی ہے سوائے اس کے کہ بہت اچھی صحت ہو عموماً گھر میں رہنا چاہیے۔ یہاں مسجد میں آنے میں بھی احتیاط کریں۔ جمعہ بھی اپنے علاقے کی مسجد میں پڑھیں اور یہاں آج کی حاضری سے بھی لگ رہا ہے کہ اکثر لوگ جمعہ اپنے علاقوں میں ہی پڑھ رہے ہیں۔ سوائے اس کے کہ اس بات پر بھی حکومت کی طرف سے پابندی لگ جائے کہ جمعہ کے لیے بھی gathering ہو۔ عورتیں عموماً مسجد میں آنے سے پرہیز کریں۔ بچوں کے ساتھ آتی ہیں ان کو پرہیز کرنا چاہیے۔ پھر عموماً ڈاکٹر بھی آج کل یہی کہہ رہے ہیں کہ اپنے جسم کی قوت مدافعت بڑھانے کے لیے اپنے آرام کی طرف بھی توجہ دینی چاہیے۔ اس کے لیے اپنی نیند کو پورا کرنا چاہیے۔ اپنی نیند پوری کریں۔ خود بھی اور بچے بھی۔ ایک بڑے آدمی کے لیے چھ سات گھنٹے کی نیند ہے۔ بچے کے لیے آٹھ، نو گھنٹے یا دس گھنٹے کی نیند ہے۔ اس طرف توجہ دینی چاہیے۔ یہ نہیں کہ بارہ بجے تک ساری رات بیٹھ کے ٹی وی دیکھتے رہے اور اس کے بعد ایک تو نماز پہ نہ اٹھ سکے پھر صبح جلدی جلدی اٹھے، چند گھنٹوں کے بعد کام پے جانا ہے اس کی مشکلات پھر سارا دن سستی، پھر کمزوری، پھر کام کی تھکاوٹ اور اسی وجہ سے پھر یہ بیماریاں جو ہیں حملہ بھی کرتی ہیں۔ اسی طرح بچوں کو بھی عادت ڈالیں کہ جلدی سوئیں اور آٹھ نو گھنٹے کی نیند پوری کر کے جلدی اٹھیں۔ پھر بازاری چیزیں کھانے سے بھی پرہیز کریں۔ ان سے بھی بیماریاں پھیلتی ہیں خاص طور پر یہ جو کرسپ (crisp) وغیرہ کے پیکٹ ہیں یہ بچوں کو کھانے کے لیے لوگ دے دیتے ہیں یا ایسی چیزیں جن میں بعض پریزرویٹوز (preservatives) بھی ڈالے ہوتے ہیں یہ صحت کے لیے خطرناک ہیں۔ ان سے پرہیز کرنا چاہیے یہ بھی آہستہ آہستہ انسانی جسم کو کمزور کرتے جاتے ہیں۔

پھر یہ بھی ڈاکٹر کہتے ہیں کہ آج کل پانی بار بار پینا چاہیے۔ ضروری ہے کہ ایک گھنٹے بعد، آدھے پونے گھنٹے بعد ایک دو گھونٹ پی لیں۔ یہ بھی بیماری سے بچنے کے لیے ایک ذریعہ ہے۔ ہاتھوں کو صاف رکھنا چاہیے۔ اگر سینیٹائزر نہیں بھی ملتے تو ہاتھ دھوتے رہیں اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کم از کم پانچ دفعہ وضو کرنے والے جو ہیں ان کو صفائی کا موقع مل جاتا ہے۔ وہ اس طرف توجہ کریں۔ چھینک کے بارے میں پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں۔ مسجدوں میں بھی اور عام طور پر بھی اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے بھی رومال آگے رکھ کے، ناک پر رکھ کے یا اب بعض ڈاکٹر کہتے ہیں کہ اپنا بازو سامنے رکھ کے اس پہ چھینکیں تاکہ اِدھر اُدھر چھینٹے نہ اڑیں۔ بہرحال صفائی بہت ضروری ہے اور اس کا خیال رکھنا چاہیے لیکن آخری حربہ دعا ہے اور یہ دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے شر سے بچائے۔ ان تمام احمدیوں کے لیے بھی خاص طور پر دعا کریں جو کسی وجہ سے اس بیماری میں مبتلا ہو گئے ہیں یا ڈاکٹروں کو شک ہے کہ ان کو بھی یہ وائرس ہے یا کسی بھی اور بیماری میں مبتلا ہیں سب کے لیے دعا کریں۔

پھر اسی طرح کسی بھی بیماری کی کمزوری کی وجہ سے جیسا کہ میں نے کہا وائرس حملہ آور ہو جاتا ہے تو ان کے لیے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں بھی بچا کے رکھے۔ عمومی طور پر ہر ایک کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو اس وبا کے اثرات سے بچا کے رکھے۔ جو بیمار ہیں انہیں شفائے کاملہ عطا فرمائے اور ہر احمدی کو شفا عطا فرمانے کے ساتھ ساتھ ایمان اور ایقان میں بھی مضبوطی پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 10۔اپریل 2020ء صفحہ 5تا8)

بقیہ از صفحہ 1: خلاصہ خطبہ جمعہ

لئے آ رہی ہیں کہ تم اپنے پیدا کرنے والے اور اس کی مخلوق کے حق ادا کرو۔ پس ان حالات میں ہم نے خود بھی اللہ تعالیٰ کی طرف پہلے سے زیادہ جھکنا ہے اور دُنیا کو بھی ہوشیار کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: بعض بیماریاں اور وبائیں یا طوفان ایسے ہیں کہ جب دُنیا میں آئیں تو قدرتی طور پر اس کا اثر ہر ایک پر پڑتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ الٰہی جماعتوں کو اُن سے بالکل محفوظ رکھا جائے۔ کیونکہ یہ خدا کی مصلحتوں کے خلاف ہوتا ہے لیکن مؤمن ان مشکلات سے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس کا شکر گزار بندہ بنتے ہوئے گزر جاتا ہے۔ پس ہمیں ان دنوں میں خاص طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور بہت جھکنا چاہئے اور اس کا رحم اور فضل مانگنا چاہئے۔ بعض لوگ تبصرے کر دیتے ہیں کہ یہ نشان کے طور پر وباء ہے اور کوئی ضرورت نہیں احتیاط کی۔ فرمایا: ہمیں نہیں پتا کہ یہ خاص طور پر کوئی نشان ہے یا نہیں ۔ عمومی طور پر تو بیشک کہا جا سکتا ہے لیکن اس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کے طاعون کے ساتھ ملانا اور پھر اس قسم کی باتیں کرنا کہ نعوذ باللہ جو احمدی اس بیماری میں مبتلا ہیں یا اس سے وفات پا گئے ہیں ان کا ایمان کمزور ہے یا تھا، یہ کسی کو کہنے کا حق نہیں ہے۔ طاعون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے ایک نشان کے طور پر ظاہر ہوا گو کہ آنحضرت ﷺ نے اس بیماری سے فوت ہونے والے کو شہید قرار دیا ہے لیکن بہرحال یہ کیونکہ طاعون کی بیماری نشان کے طور پر ظاہر ہوئی تھی اور اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاص طور پر فرمایا تھا، اس بارے میں آپؑ نے اعلان بھی فرمایا تھا کہ یہ نشان ہے ۔ اس لئے اس طاعون کی جو آپ کے زمانے میں آیا ایک علیحدہ حیثیت تھی لیکن ساتھ ہی اس وقت بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ جماعت کو فرمایا بلکہ مفتی صاحب کو کہا اس کا اعلان کر دیں اخباروں میں کہ میں اپنی جماعت کے لئے بہت دُعا کرتا ہوں کہ وہ اس کو بچائے رکھے مگر قرآن کریم سے یہ ثابت ہے کہ جب قہر الٰہی نازل ہوتا ہے تو پھر بدوں کے ساتھ نیک بھی لپیٹے جاتے ہیں اور پھر اُن کا حشر اپنے اپنے اعمال کے مطابق ہو گا۔آپؑ فرماتے ہیں کہ جہاد میں جو فتوحات ہوئیں ، آنحضرت ﷺ کے ساتھ صحابہؓ جہاد میں شامل ہوئے، اس کے بعد خلفائے راشدین کے زمانہ میں بھی جہاد ہوئے اُن میں بعض جگہ شکستیں بھی ہوئیں لیکن عمومی طور پر فتوحات ہوئیں۔ یہ سب اسلام کی صداقت کے واسطے نشان تھیں۔ لیکن ہر ایک میں کفار کے ساتھ مسلمان بھی مارے گئے۔ یہ نہیں ہوا کہ صرف کافر مارے گئے گو نشان کے طور پر تھا جہاد ۔ فرمایا کہ مسلمان جو مارا گیا وہ شہید کہلایا۔ آپؑ فرماتے ہیں: ایسا ہی طاعون ہماری صداقت کے واسطے ایک نشان ہے اور ممکن ہے کہ اس میں ہماری جماعت کے بعض آدمی بھی شہید ہوں۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ سب سے اول حقوق

اللہ کو ادا کرو، اپنے نفس کو جذبات سے پاک رکھو۔ اس کے بعد حقوق العباد کو ادا کرو۔فرمایا: خداتعالیٰ پر سچا ایمان لاؤ اور تضرّع کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور میں دُعا کرتے رہو اور کوئی دن ایسا نہ ہو جس دن تم نے خدا تعالیٰ کے حضور رو کردُعا نہ کی ہو۔ اس کے بعد اسباب ظاہری کی رعایت رکھو یعنی تمام جو ظاہری احتیاطیں ہیں وہ بجا لاؤ وہ پوری کرو۔ پھر فرمایا : جو تم میں سے بتقدیر الٰہی طاعون میں مبتلا ہو جاوے اس کے ساتھ اور اس کے لواحقین کے ساتھ پوری ہمدردی کرو اور ہر طرح سے اُن کی مدد کرو اور اُس کے علاج معالجہ میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھو، ہر قسم کی کوشش کرو۔ فرمایا: لیکن یاد رہے کہ ہمدردی کے یہ معنی نہیں کہ اُس کے زہریلے سانس یا کپڑوں سے متاثر ہو جاؤ۔ ہمدردی بیشک کرو لیکن احتیاطی تدابیر بھی ضروری ہیں اُن سے بچنا بھی ضروری ہے۔ بلکہ اس اثر سے بچو۔

حضور انور نے فرمایا:پس اس بات سے ہمیں یہ سبق لینا چاہئے کہ جو بھی یہ مدد کرنے والے ہیں اُن کو جو ضروری احتیاطیں ہیں مثلاً آج کل یہ کہا جاتا ہے کہ ماسک پہنو اور دوسری احتیاطیں ہیں اُن کو سامنے رکھنا چاہئے، اسی طرح سے بلا وجہ لوگوں کے گھروں میں آنے جانے سے بھی بچنا چاہئے ۔ حکومت نے بھی منع کیا ہے اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ فرمایا: جن کے سپرد مدد کے کام ہیں، وہ تمام احتیاطوں اور دُعاؤں کے ساتھ اس مدد کے فریضے کو سرانجام دیں اور بے احتیاطیوں سے بچیں۔ بلاوجہ اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالیں۔ یہ کوئی بہادری نہیں ہے یہ جہالت کہلاتی ہے، پس بہت احتیاط کریں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: جو خدا نخواستہ اس بیماری سے مر جائے وہ شہید ہے اس کے واسطے ضرورت غسل کی نہیں اور نیا کفن پہنانے کی ضرورت نہیں، اس سے پھر شہید والا سلوک کیا جاتا ہے۔یہاں تو حکومت نے کچھ حد تک اجازت دی ہوئی ہے غسل بھی کر سکتے ہیں اور کفن بھی پہنا دیتے ہیں، اُس وقت جو طاعون کے زمانے میں جو شدید حالات تھے اُس وقت آپؑ نے یہ فرمایا تھا کہ ضرورت نہیں۔ پھر تاکیداً آپ نے یہ بھی فرمایا کہ گھروں کی صفائی بہت زیادہ کرو۔ گھروں کی صفائی کے ساتھ اپنے کپڑے بھی صاف رکھو اور نالیاں بھی صاف کراتے رہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات کو خاص طور پر فرمایا کہ سب سے مقدم یہ ہے کہ اپنے دلوں کو بھی صاف کرو اور خدا تعالیٰ کے ساتھ پوری صُلح کر لو ۔ حضور انور نے فرمایا:پس ہمیں بھی ان حالات میں جو آج کل اس وباء کی وجہ سے ہیں اور ہر ایک اس سے متاثر ہے، ان باتوں کی طرف خاص توجہ رکھنی چاہئے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے لئے دُعاؤں کا راستہ کھلا ہے۔ہمیں اس یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے دُعاؤں کا راستہ کھولا ہے اور خدا تعالیٰ دُعائیں سنتا ہے۔ اگر خالص ہو کر اُس کے آگے جھکا جائے تو وہ قبول کرتا ہے، کس رنگ میں قبول کرتا ہے یہ وہ بہتر جانتا ہے۔ عمومی طور پر اپنے لئے اپنے پیاروں کے لئے اپنے عزیزوں کے لئے جماعت کے لئے اور عمومی طور پر انسانیت کے لئے دُعائیں کرنی چاہئیں۔

حضور انورنے فرمایا: دُنیا میں بہت سے ایسے لوگ ہیں اور اُن میں احمدی بھی ہوں گے جن کے پاس احتیاط کے سامان میسر نہیں ،جن کو علاج کی سہولتیں نہیں ہیں،کھانے پینے کی سہولتیں نہیں ہیں ،اللہ تعالیٰ اُن پر بھی اور ہم سب پر بھی رحم فرمائے۔ ہم جماعتی طور پر کوشش کرتے ہیں کہ ان حالات میں خوراک یا علاج کی سہولتیں وغیرہ ہر احمدی تک پہنچائیں لیکن پھر بھی ہو سکتا ہے کمی رہ جاتی ہو ۔بلکہ ہم تو یہاں تک کوشش کرتے ہیں کہ غیروں تک بھی یہ سب سہولتیں جہاں ضرورت ہے پہنچیں اور بے غرض ہو کر یہ خدمت خالصتاً ہمدردی کے جذبے سے ہم کرتے ہیں۔ پھر میں کہوں گا کہ آج کل دُعاؤں دُعاؤں اور دُعاؤں پر بہت زور دیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے ہر فرد کو ہر لحاظ سے اور مجموعی طور پر جماعت کو بھی ہر لحاظ سے اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی دُعائیں کرنے اور دُعاؤں کی قبولیت سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا : جو احمدی کسی کاروبار میں ہیں وہ ان دنوں میں اپنی چیزوں پر غیر ضروری منافع بنانے کی کوشش نہ کریں اور غیر ضروری منافع بنانے کی بجائے خاص طور پر کھانے پینے کی چیزوں میں اور ضروری لازمی اشیاء میں کم سے کم منافع پر بیچیں۔ یہی انسانیت کی خدمت کے دن ہیں جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی تلقین فرمائی ہے کہ ہمدردی کا جذبہ پیدا کرو۔ حقوق العباد کی ادائیگی کے یہی دن ہیں اور اس ذریعہ سے یہ خدا تعالیٰ کا قرب پانے کے بھی دن ہیں۔

حضور انور نے آخر پر جماعت کے ایک انتہائی مخلص کارکن اور خادم سلسلہ مکرم ناصر احمد سعید کے 5۔اپریل کو بقضائے الٰہی وفات پا جانے پر مرحوم کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا: 1973ء میں نظارت امور عامہ کے تحت بطور کارکن حفاظت خاص ان کا تقرر ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ربوہ سے ہجرت کرنے کے بعد 1985ء میں ربوہ سے لندن ان کا تبادلہ ہو گیا اور خدمت سرانجام دیتے رہے۔ عمر کے لحاظ سے اکتوبر 2010ء میں انہیں ریٹائر کر دیا گیا تھا لیکن انہوں نے ریٹائرمنٹ کے بعد بھی اپنا کام جاری رکھا، ڈیوٹی کے فرائض سرانجام دیتے رہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت ثالثہ سے لے کر اب تک میرے وقت تک ان کو ڈیوٹی کی سعادت ملی۔فرمایا: ناصر سعید صاحب بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ بڑی ایمانداری اور مستعدی کے ساتھ اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتے تھے۔ ان کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ کلثوم بیگم صاحبہ ، ایک بیٹا ہے خالد سعید اور ان کے بچے ہیں۔ مرحوم اپنے سب عزیزواقارب سے نہایت پرخلوص محبت کا سلوک رکھتے تھے اور بہت سے ضرورتمند اقرباء کی خاموشی سے امداد بھی کرتے رہتے تھے۔خلافت کے وفادار اور اطاعت شعار تھے۔ ان کی روح کا محور صرف اور صرف خلافت احمدیہ تھا ۔ڈیوٹی کے معاملے میں ہمیشہ بڑے ایماندار تھے ،ہمیشہ اپنی ڈیوٹی کے لئے وقت سے پہلے آ جایا کرتے تھے اور بصیغہ راز کوئی پیغام ہوتا تھا تو ہمیشہ اس کو راز رکھتے اور اپنے ساتھیوں کو بھی یہی تلقین کرتے کہ بصیغہ راز رکھنا چاہئے اور اپنے کسی ساتھی کو کبھی بھی اس کا ذکر نہیں کرتے تھے۔ دُنیاوی آلائشوں سے مبرّا تھے۔ خدمت دین ہی اُن کا نصب العین تھا ۔ دلی خواہش رکھتے تھے کہ خلافت کے دَر پر جان نکلے اور اسی کو انہوں نے سچ کر دکھایا۔ مہمان نوازی میں اپنی مثال آپ تھے، ہر بڑے چھوٹے کی عزت کا خیال رکھتے تھے، اپنے سے سینئر کی بیحد عزت کرتے تھے ، کبھی زبان پر گلہ شکوہ نہیں لائے اور ہمیشہ ہر حکم کی تعمیل کو اپنا فرض جانا۔ گو وہ کسی بڑے اعلیٰ عہدے پر فائز نہیں تھے جماعت کے لیکن معمولی خدمت گزار ہونے کے باوجود ہر دلعزیز تھے جس سے ملتے اس کا دل موہ لیتے تھے۔

پھر ان کی ایک نمایاں خوبی اکرام ضیف تھی خاص طور پر جلسہ کے دنوں میں یہ صفت ان کی اپنے عروج پر ہوتی تھی۔ گفتگو کا انداز بڑا شفقت والا اور نرم تھا ۔ ہر وقت ڈیوٹی کے لئے کمربستہ رہتے تھے۔ شدید بیماری میں بھی اس وقت ڈیوٹی کی فکر تھی۔بڑی جانفشانی ، محنت اور لگن کے ساتھ اپنی ذمہ داری نبھاتے تھے۔ اطہراحمد صاحب کارکن حفاظت خاص کے، یہ لکھتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے اڑتالیس سال تین خلافتوں کے ساتھ ڈیوٹی کی ہے۔ مجھے کوئی نصیحت کریں تا کہ میں بھی آپ کی طرح ڈیوٹی کر سکوں تو انہوں نے کہا کہ یہاں اپنی آنکھیں اور کان کھلے رکھنا اور زبان بند رکھنا اور اس کے ساتھ دُعا کرتے رہنا۔ فرمایا: یہ نصیحت جو ہے یہ عمومی طور پر ہر واقف زندگی کے لئے ضروری ہے۔ اس پر عمل کرنا ہر کارکن اور عہدیدار کے لئے ضروری ہے ۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے ان کے درجات بلند کرے۔ ان کی اہلیہ کو بھی صحت والی زندگی عطا فرمائے اور صبر اور حوصلہ بھی عطا فرمائے۔ ان کے بیٹے کو بھی وفا کے ساتھ خلافت اور جماعت سے جوڑے رکھے بلکہ ان کی نسل کو بھی ۔

حضور انور نےفرمایا: میں ان کو اس وقت سے جانتا ہوں جب یہ جماعت کی خدمت کے لئے آئے تھے ربوہ میں۔ یقیناً بڑے بے لوث ہو کر خدمت کرنے اور کامل اطاعت کرنے والے تھے۔ ان کی وفات ایسے حالات میں ہوئی ہے جب جنازے میں زیادہ لوگ شامل نہیں ہو سکتے۔ کچھ عرصہ سے یہ دل کے مریض تھے ۔ انہیں شدید دل کا حملہ ہوا ۔ پھر بعد میں کرونا وائرس کا بھی حملہ ہو گیا ۔ چند دن ہسپتال میں زیر علاج رہے اور وہیں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ یہاں جو قانونی پابندیاں ہیں اس وجہ سے جنازہ بھی یہاں نہیں لایا جا سکتا اور چند قریبی افراد کے علاوہ جنازہ میں جمع بھی نہیں ہو سکتے اور پھر جنازے کے لئے بھی شرط ہے کہ وہی جو funeral home ہے ان کا یا قبرستان اسی میں ہی جنازہ ہو گا اس لئے بہرحال آج کل جو حالات ہیں اس وجہ سے میں بھی ان کا جنازہ غائب کسی وقت پڑھاؤں گا بعد میں۔ بہرحال جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں اپنی خدمت کو اپنے عہد کو وفا سے نبھاتے ہوئے یہ اس دُنیا سے رخصت ہوئے ہیں۔ہر عہد جو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا اس کو پورا کیا، اُن کی زندگی میں یہی نظر آتا ہے ہمیں۔ اس لحاظ سے یہ ان لوگوں میں شمار ہوتے ہیں جن کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ یہ شہید ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اُن میں شامل فرمائے اور جن احمدیوں کی اس بیماری کی وجہ سے وفات ہوئی ہے ،اللہ تعالیٰ اُن سے بھی رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے ۔

سید محمد احمد ناصر ۔ اسلام آباد ٹلفورڈ

خطبہ جمعہ 3۔اپریل 2020ء کا آنکھوں دیکھا حال

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ ، مؤذن ، خالی مسجد مبارک اور دنیا بھر کے کروڑوں ناظرین و سامعین

آج 3 اپریل 2020ء ہے جمعہ کا دن ہے ۔ آج پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک، یوکے سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمانا تھا۔

میں نے آج اس سلسلہ میں خاص کوشش کی کہ باوجود اس کے کہ آج اسلام آباد سے کوئی بھی جمعہ کی نماز میں شامل نہیں ہو رہا تھا لیکن میں پھر بھی اپنے معمول کے مطابق جمعہ کے لئے تیاری کروں گا۔

یہ ایک نا قابل یقین دن تھا ۔ جس کی مثال نہ پہلے کبھی میں نے اپنی زندگی میں دیکھی اور نہ سنی ۔12:15 بجے کے قریب میں پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے دفتر میں گیا تا کہ یہ یقین دہانی کر سکوں کہ سب کچھ خیریت سے ہے نیز روزمرہ کی سرگرمیوں کے متعلق بات چیت کرنے اور جمعہ کے انتظام اور پلاننگ وغیرہ کے لئے گیا۔ یہ فیصلہ ہو چکا تھا کہ حضور انور مسجد کے اندر سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمائیں گے اور مسجد میں صرف مؤذن اور کیمرے ہونگے۔پھر تقریبا 12:20 پر میں مسجد کا جائزہ لینے کے لئے گیا۔سب تیاریاں معمول کے مطابق کی گئی تھیں۔ ایم ٹی اے کے کارکنان نے ٹرانسمیشن وین کاجائزہ لے لیا تھا، ساری تاریں بچھا دی گئی تھیں اور مسجد میں کیمرے وغیرہ لگا دیئے گئے تھے۔جب میں مسجد کے علاقے میں پہنچا تو میں نے ایم ٹی اے کے کارکنان کو مسجد کے باہر ٹرانسمیشن وین کے ساتھ کھڑے دیکھا ۔ سب اپنے فرائض کی انجام دہی کے لئے مستعد کھڑے تھے لیکن ان میں کچھ بات معمول سے ہٹ کر تھی۔ ایم ٹی اے کے کارکنان اپنے کام میں خدمت کے جذبہ سے حقیقتاً سرشار ہوتے ہیں۔ مگر ساتھ ساتھ ان میں ہلکا پھلکا مزاح بھی چل رہا ہوتا ہے لیکن آج وہ سب معمول سے ہٹ کر خاموش تھے۔میں ایم ٹی اے کے عملہ کے ساتھ مسجد کے اندر گیا، اور ہم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پوڈیَم اور مسجد میں دوسری چیزوں کو صاف (sanitize) کیا۔ پھر میں وہ نرم کارپٹ، جو کہ اس جگہ پر رکھا جاتا ہے جہاں کھڑے ہو کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ ارشاد فرماتے ہیں، لے کر آیا۔ اس کے بعد حفاظتی تدابیر کے مطابق مسجد کا جائزہ لیا جو کہ ہر جمعہ کیا جاتا ہے۔ پھر ہم نے Sound System کا جائزہ لیا جو کہ معمول ہے۔جیسے جیسے خطبہ کا وقت قریب آتا گیا، وہ تمام شعبہ جات جو کہ جمعہ کے دن معمول کے مطابق جمعہ کی تیاری میں شامل ہوتے ہیں اپنے اپنے کام میں مصروف ہو گئے ، گو کہ اس دن تیاری ایک مختلف پیمانے پر تھی۔ حفاظتی عملہ نے اس بات کو یقینی بنایا کہ تمام Posts پر عملہ موجود ہے۔ صفائی کے عملہ نے اسلام آباد کو جمعہ کے لئے تیار کیا۔ ایم ٹی اے نے تمام تر انتظامات مکمل کئے اور اسی طرح باقی تمام شعبہ جات نے بھی اپنے سب کام پایہ تکمیل تک پہنچائے۔ سب تیاریاں مکمل تھیں۔

پھر سب سے آخر میں میں نے حضور انور کا جائے نماز محراب میں بچھا دیا۔ تقریباً12:35 پر سفیر احمد صاحب مربی سلسلہ جو جامعہ احمدیہ یوکے سے 2019 میں فارغ التحصیل ہوئے ہیں اذان کیلئے آئے۔ وہ مسجد میں مردوں کے راستے سے داخل ہوئے اور مجھے مسجد کی مخالف سمت میں دیکھا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے کی جانب بلند کیا گویا کہ وہ مجھے دعا کیلئے کہہ رہے ہیں ۔ وہ مجھے کچھ فکر مند لگ رہے تھے۔ پھرجمعہ کی پہلی اذان شروع ہوئی، جب اذان دی جارہی تھی تو یہ ایک غیر معمولی منظر تھا۔ عام دنوں میں جمعہ کے وقت یہ مسجد نمازیوں سے اپنی گنجائش تک بھری ہوئی ہوتی ہے۔ لیکن آج مسجد کے اندر کوئی بھی نہ تھا۔جمعہ کا وقت سرعت سے قریب آرہا تھا تاہم مسجد میں صرف ایک ہی فرد بیٹھا ہوا تھا یعنی مؤذن۔ یہ صورت حال آج کل کے مشکل حالات کی طرف نشاندہی کر رہی تھی۔ باہر قدرے بادل چھائے ہوئے تھے جبکہ سورج کی شعاعیں مسجد کی لمبی کھڑکیوں سے اندر جھانک رہی تھیں اور مسجد میں ایک خاص چمک تھی۔گو میں مسجد میں چل رہا تھا اور تمام چیزوں کا جائزہ لے رہا تھا، مگر جونہی مربی صاحب نے حی علی الصلوۃ کے الفاظ دہرائے تو میں ایک دم رک گیا ۔ یہ وہ لمحہ تھا جب میرے دل کو جھٹکا لگا کہ یہ الفاظ تو نمازیوں کو مسجد بلانے کے لئے ہوتے ہیں اور سننے والے حی علی الصلوۃ کے الفاظ کو سن کر اپنے آپ کو مسجد سے کس طرح دور رکھیں گے اور مسجد میں نہ آسکیں گے۔ یہ ایک غمگین لمحہ تھا، تاہم میرا غم ایک ساعت میں ہی غائب ہو گیا کیونکہ اس غم کی کیفیت کی جگہ ان خیالات نے لے لی کہ ان شاءاللہ حضورانور مسجد میں تشریف لائیں گے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمائیں گے اور یہ کوئی ایسی بات نہیں کہ لوگ ضرور جسمانی طور پر ہی آپ کے سامنے بیٹھے ہوئے ہوں یا نہ ۔ بہر صورت حضور انور خطبہ جمعہ ارشاد فرمائیں گے، انشاءاللہ ۔ اس پر مجھے حضرت مصلح موعودرضی اللہ عنہ کی وہ بات یاد آ گئی جبکہ آپ نے فرمایا تھا کہ ”اگرساری جماعت بھی پھر گئی تو میں اس دین اور (مسیح موعود علیہ السلام کے) اس سلسلہ کی اشاعت کیلئے کھڑا رہوں گا۔“

(خطبات محمود ، خطبہ مورخہ یکم اپریل 1938ء)

دوپہر ایک بجے سے دس منٹ پہلے میں نے حضور انور کے لئے قہوہ بنایا اور اسے پوڈیَم پر رکھ کر مسجد سے باہر آگیا۔ اب مسجد میں صرف ایک شخص بیٹھا تھا۔ اوروہ مؤذن تھا ! اس شخص کی تو کیا ہی قسمت تھی!

قریباً ایک بج کر پانچ منٹ پر حضور انور قصر خلافت سے باہر تشریف لائے اور مسجد کی طرف چلنا شروع کیا۔ بالعموم جب حضور مسجد کی طرف جارہے ہوں، تو میں آپ کی طرف براہ راست نہیں دیکھتا ۔ آج کسی چیز نے مجھے اس بات پر مجبور کر دیا کہ میں آپ کی طرف دیکھوں ۔ آپ کے چہرہ پر قطعاً کوئی افسردگی یا پریشانی نہ تھی۔ اس کے برعکس آپ کے چہرے پر امید اور بشاشت چمک رہی تھی۔ آپ مسجد کے اندر تشریف لے گئے ۔ میں صرف جوتیوں کی جگہ تک آپ کے پیچھے پیچھے گیا۔ حضور اکیلے محراب کی طرف تشریف لے گئے ۔ آپ نے السلام علیکم کے بعد اذان دینے کا ارشاد فرمایا اورخود بیٹھ گئے۔ اس کے بعد آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ شروع کیا جو براہ راست کل عالم میں ایم ٹی اے پر ٹیلی کاسٹ کیا جارہا تھا۔میں جوتیاں رکھنے کی جگہ پر بیٹھ گیا ۔ چونکہ مسجد میں داخل ہونے والا دروازہ کھلا تھا، اس لئے یہ سارہ نظارہ میرے سامنے تھا : ایک طرف حضور خطبہ ارشاد فرمارہے تھے اور دوسری طرف ایک تنہا سننے والا مسجد میں حاضر تھا جو کہ محراب کی دائیں جانب بیٹھا تھا۔ایسے موقع پر طبعی طور پر انسان کے دل میں افسردگی کے جذبات اُبھرتے ہیں۔ یہ دنیا میں وہ واحد مسجد ہے جہاں نمازی کشاں کشاں چلے آتے ہیں اپنے آقا کا دیدار بھی ہوتا ہے اور خطبہ سننے اور ان کی اقتداء میں نماز بھی پڑھتے ہیں جہاں تل دھرنے کی جگہ نہیں ہوتی۔ جمعہ کے دن تو خاص طور پر اس میں جگہ کے حصول کے لئے صبح نو بجے سے ہی لائنیں لگ جاتی ہیں ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ مسجد کے اندر بیٹھ کر براہ راست حضور انور کے چہرہ مبارک کو دیکھے ، خطبہ سنے اور نماز پڑھے ۔میں اس لئے بھی افسردہ تھا، بالخصوص ایسا نظارہ دیکھ کر جو میں دیکھ رہا تھا کہ حضور خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں اور حاضرین میں محض ایک شخص بیٹھا ہے ۔ وہ شخص یعنی مؤذن یہ تصور دل میں لا کر سر جھکائے ہوئے، پریشان حال اور لرزہ خیز حالت میں بیٹھا تھا کہ ساری انسانیت کے لیے اس کٹھن موقع اس کا نام شاید دنیا کے خوش قسمت ترین لوگوں میں لکھا جائےگا۔ اس شخص نے شاید ہی کوئی ہل جل کی ہو ۔ بلکہ وہ بالکل ساکت بیٹھا رہا۔ الحمد للہ ، الحمدللہ ، الحمدللہ ، سب کچھ خیریت سے گزرا۔ جہاں تک میں دیکھ سکا ، حضور انور کے تاثرات سے کسی کو یہ معلوم نہیں ہو سکتا تھا کہ حضور انور کے سامنے اس ایک شخص کے سوا اور کوئی نہیں بیٹھا ہوا۔ حضور انور اپنی جماعت سے مخاطب ہوئے، ایک جماعت سے جو ہمارے خالق واحد و لاشریک خداتعالیٰ کے فضل سے تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ حضور انور صرف ان چند سو احباب سے مخاطب نہیں ہوئے جو مسجد مبارک میں موجود ہوسکتے تھے، بلکہ حضورانور دنیابھر کے ہر کونہ میں بسنے والے ہر احمدی سے مخاطب تھے۔

مجھے یوں محسوس ہورہا تھا کہ آج ، عام دنوں سے زیادہ احمدی احباب حضور انور کا خطبہ دیکھ رہے تھے۔

شاید یہ ہمارے خالق کی طرف سے آزمائش کے دن ہیں ، لیکن مجھے کامل یقین ہے کہ ایک دن وہ اکیلا شخص جو حضورانور کے سامنے بیٹھا ہوا تھا دس لاکھ میں تبدیل ہو جائے گا ۔ وہ سب حضور انور کے سامنے بیٹھے ہوں گے، حضور انور کوبراہ راست دیکھ رہے ہوں گے، حضرت مسیح موعودؑ کے خلیفہ کی باتوں کو سن رہے ہوں گے اور سب اپنے پیارے امام کی موجودگی کی برکتوں میں شرابور ہوں گے، ان شاءاللہ ۔

جب حضور انور مسجد سے باہر تشریف لائے ، حضور انور نے منیر عودہ صاحب کو اپنے پاس بلایا جو کہ MTA کے Director Production ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا سب ٹھیک ہو گیا؟منیر عودہ صاحب نے جواباً کہا جی حضور ۔ حضور انور نے دریافت فرمایا: آپ نے صرف میرا چہرا دکھا یا تھا؟منیر عودہ صاحب نے جواباً کہا : حضور انور کا چہرا اور مسجد کی دیواریں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: صفات باری تعالیٰ؟منیر عودہ صاحب نے جواباً کہا : جی حضور ،حضور انور نے فرمایا : ٹھیک ہے۔

مجھے یوں محسوس ہوا کہ حضور انور کا صفات باری تعالیٰ کے بارے میں دریافت فرمانا بڑی اہمیت کا حامل تھا۔کیونکہ ان آزمائش کے دنوں میں حضورانور نے جماعت کو بار بار نمازوں، عبادات اور اپنے خالق کی طرف ایک نئے جذبہ کے ساتھ رخ کرنے کی طرف متوجہ کیا ہے۔ حضور انور نے امید کا نظارہ دکھایا۔حضور انورمبارک ذات میں امن ، تسلی اور اطمینان تھا۔

(بشکریہ۔ ریویو آف ریلیجنز۔ لندن)

سید شمشاد احمد ناصر ۔امریکہ

لاک ڈاؤن (کورونا وائرس) کی حالت میں

جماعت احمدیہ امریکہ کی تعلیم و تربیت اور خدمتِ خلق کے میدان میں مساعی

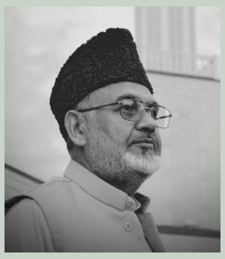

دنیا کا ہر خطہ اس وقت ایک وبائی مرض کرونا وائرس کی لپیٹ میں ہے۔ ہر شخص فکر مند نظر آرہا ہے۔ الیکٹرانک ، پرنٹ اور سوشل میڈیا پر خبروں کا بازار گرم ہے، ہر شخص ورطہ حیرت میں ہے کہ دنیا کیا سے کیا ہوجائے گی ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس وبا سے نجات دے۔جو بیمارہیں انہیں بکلی شفا دے اور ہر ایک کو آستانہ الٰہی پر جھکنے کی توفیق دے۔آمین

جیسا کہ میں نے لکھا کہ ہر شخص ہی پریشان اور متفکر ہے اس کے ساتھ ساتھ بڑی بڑی حکومتیں بھی اپنے عجز اور بے بسی کا اظہار کر رہی ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ:

''نیک کو کچھ غم نہیں گو بڑا گرداب ہے۔''

ہمیں فکر ضرور ہے لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے ناامیدی نہیں۔اللہ تعالیٰ ضرور ہماری دعائیں سنے گا اور اس بلا اور آفت سے جو سب پر نازل ہوئی ہے اپنے فضل اور رحم سے چھٹکارا عطا فرمائے گا۔

ایسا اس لئے ہے کہ ہمیں خدا تعالیٰ نے ''خلافت'' کے انعام سے نوازا ہے جو ہر وقت صحیح طور پر ہماری رہنمائی کرتی ہے۔گزشتہ کئی مہینوں سے جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا اور خلیفہ حضرت سیدنا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ عالمگیر جماعت کو بار بار اس امر کی طرف رہنمائی فرما چکے ہیں کہ دنیا کے حالات پتہ نہیں کیسے ہوں اس لئے تمام احمدی 3سے6ماہ تک کا راشن اور دیگر اشیائے زندگی خرید کر رکھیں جو نہ صرف اپنے کام آسکے بلکہ ضرورتمندوں کی ضرورت بھی پوری کی جاسکے کیونکہ خدمت خلق کرنا بھی جماعت احمدیہ کا ایک اہم فرض ہے۔الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ کے ممبران نے دنیا کے ہر شہر اور بستی میں اپنے خلیفہ کی آواز پر کان دھرا اور دوسروں کی خدمت بجا لارہے ہیں ۔اس کے علاوہ اس وقت دنیا میں حکومتوں نے یہ اعلان کیا ہوا ہے کہ اجتماع میں شامل ہونے سے پرہیز کریں۔حتی کہ عبادت کی جگہوں پر بھی اکٹھے ہونا خطرے سے خالی نہیں ہے اس لئے ہر جگہ جماعتی پروگرامز کینسل کر دیئے گئے ہیں۔

اپنے ایک حالیہ پیغام میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہی فرمایا ہے کہ جبکہ حکومتوں کی طرف سے پابندیاں ہیں ان پابندیوں پر پورا پورا عمل کیا جائے۔ نماز باجماعت کا اہتمام تو مساجد میں نہیں ہوسکتا مگر تمام احباب اپنے اپنے گھروں میں اپنے بیوی بچوں اور عزیزوں کے ساتھ نماز باجماعت اور جمعہ کا اہتمام کریں۔نیز گھروں میں بھی قرآن ، حدیث ، ملفوظات کا درس دیں۔الفضل سے بھی الحکم سے بھی یا حضرت مسیح موعودؑ کی کتب سےپڑھ کر خطبہ دیا جاسکتاہے۔حضور انورنے یہ بھی فرمایا ہے کہ متعددی بیماریوں میں ایک دوسرےسے ملنا ٹھیک نہیں ہے۔حضور انور نے اس سے قبل خدمت خلق کی طرف بھی سب کو توجہ دلائی ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو اور بس کی بات ہو دوسروں کی خبرگیری اور ان کی مدد کریں۔

جماعت احمدیہ کے افراد تو ہر سطح پر روزانہ ،ہفتہ وار اور خصوصاً ہفتہ اور اتوار کو لوکل جماعتی سطح اور ریجنل سطح پر احباب کی دینی ،روحانی اور علمی استعدادوں کو تیز کرنے کے لئے میٹنگز اور اجلاسات کرتی ہے ۔لیکن گزشتہ 2ہفتوں سے حکومت کی جانب سے میٹنگز اور اکٹھے ہونے پر پابندی لگا دی گئی ہے جس کی وجہ سے جماعت کے افراد نے خدا تعالیٰ کے فضل سےاحباب جماعت کی تعلیم و تربیت کا متبادل نظام ڈھونڈ لیا ہے۔اس کے لئے جماعتوں سے رابطہ کیا گیا اور ان سے رپورٹس لی گئیں ہیں۔درج ذیل جماعتوں کی رپورٹس سے مختصراً احباب کی دلچسپی کے لئے وہ حصہ نقل کرتا ہوں ۔

بے پوائینٹ(Bay Point): یہ کیلیفورنیا سٹیٹ کی ایک جماعت ہے وہاں کی جماعت کے صدر لکھتے ہیں۔

(1) جماعت کی عاملہ کی دو میٹنگز آن لائن منعقد کی گئیں۔(یعنی ٹیلیفون کے ذریعہ)

(2) اسی طرح وہاں کے مربی صاحب قرآن کریم کی کلاسز کو بھی آن لائن لے رہے ہیں۔

(3) قرآن کلاس میں ترجمہ قرآن کریم لفظ بلفظ بھی پڑھایا جارہا ہے۔

(4) ہفتہ میں ایک بار ملفوظات کے درس بھی آن لائن بھی دیا جارہا ہے۔

(5) جن لوگوں کو کرونا وائرس کی ہومیوپیتھی دوائی چاہئے تھی۔ فون پر رابطہ کر کے ان کو دوائی مہیا کرنے کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔

(6) مسیح موعودؑ ڈے بھی 29مارچ کو آن لائن کیا گیا۔جس میں 45فیملیز قریباً120 احباب نے شرکت کی۔

(7) ایک دفعہ طاہر اکیڈمی کلاس بھی آن لائن پڑھائی گئی۔

(8) اسی طرح ہیڈ کوارٹر میری لینڈ سے آمدہ ہدایات جو نیشنل سیکورٹی امور عامہ صاحب نے دی تھیں خوراک کے پیکٹ بنائے گئے ہیں۔

اس کے علاوہ ایک اور گروپ تیار کیا گیا ہے جو ممبران اور دیگر لوگوں کو جن کو ضرورت ہوگی یہ پیکٹ خوراک تقسیم کرے گی۔

(9) انصار کی لوکل میٹنگ بھی آن لائن منعقد کی گئی۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوایس اے نے بتایا کہ مجلس خدام الاحمدیہ بار بار سب خدام کو حضرت خلیفۃ المسیح کی ہدایات پر عمل کرنے کی تلقین کر رہی ہے۔اس وقت سب سے اہم ضرورت اس ملک میں خون کے عطیہ دینے کی ہے۔ اس وقت ہم ہیومینیٹی فرسٹ اور ریڈ کراس آرگنائزیشن کے ساتھ کام کررہے ہیں کہ سارے ملک میں جہاں جہاں ممکن ہے ہماری مساجد میں خون کے عطیہ دینے کا انتظام کر رہے ہیں۔اسی طرح خدام الاحمدیہ اپنے خدمت خلق کے شعبہ کے تحت ہر جگہ ہمسائیگی میں معلوم کرنے کی کوشش کر رہی ہے کہ کس کس کو اشیاء خوردنی ،فرسٹ ایڈ یا ضروریات زندگی کی اشیاء درکار ہیں اسے مہیا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اس وقت تک خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم نے 600فیملیز کو یہ اشیاء خوردنی مہیا کی ہیں۔الحمدللہ

مکرم صدر مجلس نے مزید بتایا کہ ہم اس وقت اکٹھے ہو کر میٹنگز تو نہیں کر پارہے لیکن سوال و جواب آن لائن کر رہے ہیں تاکہ مربیان کے ذریعہ خدام کے سوالوں کے جواب دیئے جاسکیں۔ اس پروگرام کا نام ہے (Quran Supreme)یعنی قرآن کو مقدم اور اعلیٰ سمجھو۔

اسی طرح خدام کے تعلیم ڈیپارٹمنٹ بھی پوری طرح مستعدی سے کام کر رہا ہے۔جس کے ذریعہ خدام کے ساتھ مختلف عناوین پر گفتگو ہورہی ہے خصوصاً موجودہ حالات کے حوالہ سے۔

اسی طرح صحت و جسمانی کے مہتم صاحب کا ویڈیوبنا کر گھروں میں بھجوا رہے ہیں کہ گھروں میں کس طرح حفظانِ صحت کے اصولوں اور ورزش وغیرہ کی جاسکتی ہے تاکہ سب لوگ صحت مند رہیں۔

اطفال بھی یو ٹیوب اور زوم کے ذریعہ باقاعدگی کے ساتھ کلاسیں اٹینڈ کر رہے ہیں۔

تبلیغ ڈیپارٹمنٹ بھی سوشل میڈیا کے ذریعہ اپنی کاوشوں میں مصروف ہے۔الحمدللہ

نیویارک: مکرم محمود کوثر مربی سلسلہ لکھتے ہیں:

کہ ہم ان حالات میں جماعت کے احباب کے ساتھ باقاعدہ رابطوں میں ہیں۔4جماعتوں میں سوموار تا جمعہ روزانہ درس دیا جارہا ہے یہ سب کچھ آن لائن روزانہ کی بنیاد پر ہورہا ہے۔

اس کے علاوہ آن لائن زوم کے ذریعہ 3جماعتیں طاہر اکیڈمی کلاسز بھی کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوم مسیح موعودؑ بھی منایا گیا۔اسی آن لائن زوم کے ذریعہ 500سے زائد افراد اس میں شامل ہوئے۔اور گھروں میں انہوں نے یوم مسیح موعود کی ساری تقاریر پر سنیں۔اسی طرز پر تبلیغ بھی جاری ہے۔

Pacific North westریجن کے مربی سلسلہ مکرم اکرم اعظم لکھتے ہیں کہ یہاں سی آٹل اور پورٹ لینڈ میں مکمل لاک ڈاؤن ہے۔ سب لوگ گھروں میں بند ہیں۔ہم نے جماعت کے ساتھ رابطہ رکھا ہوا ہے جس کے لئے آن لائن سٹریمنگ ہورہی ہے۔اسی طرح یوٹیوب کے ذریعہ روزانہ درس دیا جارہا ہے۔جس پر صرف لوکل جماعت کے احباب درس سن سکتے ہیں اور سوال بھی کر سکتے ہیں۔یوم مسیح موعودؑ ڈے بھی اسی طرح منایا گیا جو کہ 2 گھنٹے کا پروگرام تھا۔ درس القرآن اور ملفوظات بھی دیا جار ہا ہے۔

وہ مزید لکھتے ہیں کہ تنظیمیں بھی آن لائن اپنے اپنے پروگرام کر رہی ہیں ۔زوم کے ذریعہ اطفال کی کلاسز بھی لگائی جا رہی ہیں۔

ڈلس: مکرم ظہیر احمد باجوہ لکھتے ہیں کہ جماعت کے ساتھ بذیعہ فون رابطہ رکھا جارہا ہے۔ انہیں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے اقتباسات انگریزی میں بھجوائے جا رہےہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''گریہ و بکا کا پانی گناہوں کو دھو دیتا ہے۔''

''گناہوں کے ساتھ پانی کا تعلق ہر قوم نے رکھا ہے عیسائی بھی پانی سے بپتسمہ دیتے ہیں اور دوسری بعض قومیں بھی کسی نہ کسی پانی کے ذریعہ اپنے گناہوں کی معافی چاہتی ہیں۔اسلام نے ایک پانی گناہوں کی معافی کے لئے رکھا ہے جو دوسری قوموں کو نصیب نہیں۔وہ گریہ و بکا کا پانی ہے۔دوسرے بیرونی اور غیر حقیقی پانی ہیں۔لیکن یہ پانی دل کے چشمہ سے پھوٹتا ہے۔اور گناہوں کی تیرگی اور تاریکی کو لے جاتا ہے اور یہی حقیقی پانی ہے جس سے گناہ دھوئے جاتے ہیں۔'' (الحکم 10نومبر1902ء)

آرلینڈو: مکرم صدر صاحب جماعت آرلینڈو لکھے ہیں کہ جماعت نے یہاں پر مسیح موعودؑڈے بذریعہ فون کانفرنس منایا کیونکہ مسجد میں احباب کو کرونا وائرس کی وجہ سے اکھٹے ہونا منع ہے۔28مارچ کو پروگرام تلاوت قرآن مع ترجمہ اور نظم ہے ترجمہ پیش کرنے کے بعد صدر جماعت نے یوم مسیح موعودؑکی آمد کے بارے میں بتایا۔ان کے بعد مکرم سید محمد عبداللہ مربی سلسلہ نے حضرت مسیح موعودؑ کی آنحضرتﷺ سے عشق و محبت پر تقریر کی۔ ایک اور دوست اسداللہ محمد نے حضرت مسیح موعودؑ کی محبت قرآن پر تقریر کی۔

اس کے بعد ڈاکٹروں کی ایک ٹیم جس میں مکرم ڈاکٹر احسن شاہ ،مکرم ڈاکٹر مرزا حارث،ڈاکٹرمونیح ورک(Moneeh Virk) نے کرونا وائرس کے بارے میں حفظ ماتقدم کے طور پر معلومات دیں اور سوالوں کے جواب دیئے۔دعا پر یہ جلسہ ختم ہوا۔

ڈیٹرائیٹ: مکرم ناصر بخاری جنرل سیکرٹری ڈیٹرائیٹ جماعت نے رپورٹ دی ہے کہ مشی گن سٹیٹ میں بھی کرونا وائرس کی وبا تیزی سے پھیل رہی ہے۔ جماعت کے ہر فرد کے ساتھ ممکنہ رابطہ رکھا جارہا ہے۔ ان کے لئے مکرم مقبول احمد طاہر صدر جماعت،خاکسار سید شمشاد احمد ناصرمربی سلسلہ اور نسیم خان صاحب سیکرٹری امور عامہ کی سرپرستی میں ٹیمیں تیار کی جاری ہیں۔اور کھانے کے سٹاک نیز بوقت ضرورت تقسیم کے لئے کمیٹی تشکیل دے دی گئیں ہیں۔نیز مسجد میں فوڈ کا سٹاک رکھا گیا ہے۔ حلقہ جات میں بھی فوڈ کے سٹاک رکھا گیا ہے تا بوقت ضرورت کام آسکے۔

حضور انور کی ہدایات کے مطابق اس وقت تک ہم نے 200سے زائد فیملیز کو ہومیوپیتھی کی ادویات بھی تیار کر دی ہیں۔حلقہ جات میں بھی ادویات دینے کا انتظام کیا جارہا ہے۔ غیرازجماعت کو بھی دوائی دی جارہی ہے۔

روزانہ درس۔جماعت کے ساتھ روزانہ تعلق رکھنے اور کی علمی و روحانی تربیت کے لئے روزانہ شام ساڑھے آٹھ بجے سے نو بجے تک Pzoom کے ذریعہ خاکسار درس دے رہا ہے۔خدا تعالیٰ کے فضل سے 65سے زائد فیملیاں اس میں شامل ہو رہی ہیں اور یہ 200سے زائد احباب کی تعداد بنتی ہے۔

درس میں حضرت مسیح موعودؑ کے ملفوظات اور دیگر اخلاق و روحانی واقعات پیش کئے جارہے ہیں خصوصاً سیرت اسلامی سے اور آنحضرت ﷺ کے اخلاق فاضلہ کے اس کے علاوہ بچوں اور بچیوں کے ساتھ بھی روزانہ سوال و جواب ہورہے ہیں۔

نماز جمعہ کے بارے میں مرکزی ہدایات دی گئیں۔نماز جمعہ کا طریق بھی بتایا گیا۔شام کو درس میں بھی نماز جمعہ اور سوال و جواب ہوئے۔

طاہر اکیڈمی کی میٹنگز بھی اسی طور پر کی جارہی ہیں۔نیز جماعت کی مجلس عاملہ کی میٹنگ بھی اسی طرز ہوں گی ۔ان شاء اللہ

نوٹ:محترم امیر صاحب یوایس اے صاحبزادہ مرزا مغفور احمد نے تمام جماعت کے نام ایک پیغام بھجوایا ہے اس پیغام میں آپ نے احباب جماعت کو بتایا کہ 131سال پہلے 23مارچ 1889ء کو لدھیانہ انڈیا کے ایک گھر میں چند لوگ اکٹھے ہوئے۔حافظ حامد علی باہر کھڑے تھے اور جو لوگوں کو باری باری اندر بلا رہے تھے۔اس کمرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف رکھتے تھے۔ہر آدمی آپ کے سامنے بیٹھتا اور اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں دیتا اور دس شرائط بیعت کی پابندی اختیار کرنے پر بیعت کرتا تھا۔

40مقدس روحوں نے بیعت کی جو ایک جماعت بنی اور جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔اور ہر جگہ یہ دن مسیح موعود ڈے کے طور پر منایا جاتا ہے۔اس دن بطور خاص حضرت مسیح موعودؑ کے مشن،آپ کی سیرت و اخلاق اور ذمہ داریوں کے بارے کے بارے میں اور آپ کی آمد کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے۔

محترم امیر صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب سے اقتباسات بھی بیان کئے جن میں آپ کی آمد کا مقصد بیان کیا گیا تھا۔

(1) ''پس اس وقت بھی جو خدا تعالیٰ نے ایک سلسلہ قائم کیا ہے اور اس نے مجھے مبعوث فرمایا ہے تو میرے آنے کی غرض بھی وہی مشترک غرض ہے جو سب نبیوں کی تھی یعنی میں بتانا چاہتا ہوں کہ خدا کیا ہے؟بلکہ دکھانا چاہتا ہوں اور گناہ سے بچنے کی راہ کی طرف راہبری کرتا ہوں۔''

(2) ''میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کے وجود کو لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں۔''کتاب البریہ''

(3) ''میں ظاہر ہوا ہوں تا خدا میرے ذریعہ سے ظاہر ہو۔۔۔ مگر اے عزیزوں!تم جو خدا کی طلب میں لگے ہوئے ہو،میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ سچا خدا وہی ہے جس نے قرآن نازل کیا۔وہی ہے جس نے میرے پر تجلّی کی اور جو ہردم میرے ساتھ ہے۔'' مرزا غلام احمد قادیانی تحریرات کی رو سے ۔

محترم امیر صاحب نے اپنے پیغام میں حضرت مسیح موعودؑ کا یہ حوالہ آئینہ کمالات اسلام ص79سے نوٹ کیا۔

(4) ''کون ہے دوست! جس نے نشان دیکھنے سے پہلے بھی قبول کیا اور جس نے اپنی جان اور مال اور عزت کو ایسا فدا کر دیا ہے کہ گویا اس نے ہزار ہا نشان دیکھ لئے ہیں ، سو یہی میری جماعت ہے یہی میرے ہیں جنہوں نے مجھے اکیلا پایا اور میری مددکی اور مجھے غمگین دیکھا اور سارے غمخوار ہوئے اور نا آشنا ہوکر پھر آشناؤں کا سا ادب بجا لائے اور خدا تعالیٰ کی اُن پر رحمت ہو۔'' (آئینہ کمالات اسلام)

محترم امیر صاحب نے جماعت کے ممبران کو نصیحت کی کہ دیکھو اس کرہ ارض پر جماعت احمدیہ جیسی کوئی اور جماعت نہیں ہے۔ہم تو خدا تعالیٰ کے زندہ نشانوں کو مشاہدہ کرتے ہیں آپ نے کشتی نوح سے یہ اقتباس بھی پیش کیا کہ:

(5) ''اگر تم خدا تعالیٰ کے ہوجاؤگے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے اگر تم سوئے ہوئے ہوگے اور خدا تمہارے لئے جاگے گا۔تم دشمن سے غافل ہوگے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔''
(کشتی نوح،روحانی خزائن جلد19 ص22)

آپ نے اپنے پیغام کو حضرت مسیح موعودؑ کی اس دعا پر ختم کیا۔

(6) ''میں تو بہت دعا کرتا ہوں کہ میری سب جماعت اُن لوگوں میں ہوجاۓ جو خداتعالیٰ سےڈرتے ہیں اور نماز پر قائم رہتے ہیں اور رات کو اٹھ کر زمین پر گرتے ہیں اور روتے ہیں اور خدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہیں ہیں اور میں امید رکھتاہوں کہ یہ میری دعائیں خدا تعالیٰ قبول کرے گا اور مجھے دکھائے گا کہ اپنے پیچھے میں ایسے لوگوں کو چھوڑتا ہوں۔''آمین (مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص504،503)

جیسا کہ میں نے بتایا کہ کرونا وائرس کی وجہ سے لوگ اکٹھے نہیں ہو سکتے محترم امیر صاحب کا یہ پیغام ای میلز کے ذریعہ احباب جماعت امریکہ تک پہنچایا گیا ۔

سانحہ ارتحال

محترم رانا نعیم الدین سابق کارکن عملہ حفاظت خاص کی وفات

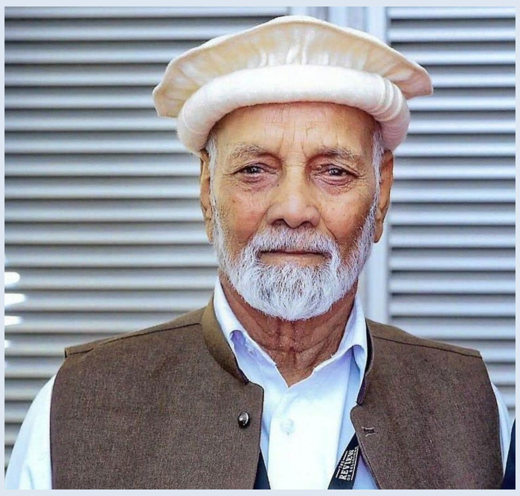

مکرم رانا وسیم احمد کارکن عملہ حفاظت خاص اطلاع دیتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے دیرینہ ، فدائی اور خلافت سے بےانتہاء پیار کرنے والے خاکسار کے والد محترم چوہدری رانا نعیم الدین کارکن عملہ حفاظت خاص مورخہ 9 اپریل 2020ء بروز جمعرات صبح قریباً 10 بجے Royal Surrey Hospital, Guildford برطانیہ میں بعمر 86سال اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ اناللہ واناالیہِ راجعون۔ مرحوم یکم جنوری 1934ء کو کاٹھگڑھ ضلع ہوشیارپور انڈیا میں پیدا ہوئے۔ مرحوم کے والد مکرم چوہدری فیروز دین کو اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو قبول کرنے کی توفیق دی۔مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق بھی دی کہ جب 1947ء میں پاکستان بنا تو مرحوم فرقان فورس میں بھی شامل تھے۔

مرحوم کو چار خلفاء کے ساتھ خدمت کرنے کا موقع ملا۔ آپ اپنے آخری ایام تک عملہ حفاظت میں خدمت کی توفیق پارہے تھے۔ آپ کو خلفاء کے ساتھ دورہ جات، پانچ نمازوں اور جمعہ پر بھی جانے کی توفیق ملتی رہی۔ آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل رہا کہ آپ اکثر حضرت خلیفۃ المسیح کو شُو آن پکڑانے کی سعادت بھی پاتے ۔ آپ عموماً سفید شلوار، ویسٹ کوٹ اورچترالی ٹوپی پہنتے۔ مرحوم اللہ کے فضل سے متقی، پرہیز گار، خلافت سے بےانتہاء پیار کرنے والے اور نمازوں کے پابند تھے۔

مرحوم کو اللہ کے فضل سے ساہیوال کیس میں اسیر راہِ مولا بھی رہنے کا موقع ملا۔ مرحوم کی اسیری مورخہ 26 اکتوبر 1984ء میں شروع ہوئی اور قریباً دس سال اسیری کاٹنے کے بعد مرحوم کو مورخہ 20 مارچ 1994ء کو رہائی ملی۔ جب مرحوم اور مکرم الیاس منیر کو دوران سزا ،سزائے موت سنائی گئی تو مرحوم نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو ایک خط لکھا جس کے جواب میں حضورؒ نے فرمایا ''کسی ماں نے وہ بچہ نہیں جنا جو آپ کو مار سکے۔ یہ تو خود مردہ لوگ ہیں، زندوں کو کیا ماریں گے''۔ چنانچہ محض اللہ کے فضل سے حضورؒ کے الفاظ مبارک ان دونوں کے حق میں پورے ہوئے اور آپ کو رہائی نصیب ہوئی اور 1994ء میں رہائی پانے کے بعد مرحوم برطانیہ آگئے۔ اور اپنے آقا کے کوچہ سے منسلک ہوگئے یعنی عملہ حفاظت میں بھرتی ہوگئے۔

ایک دفعہ خاکسار کو اپنے والد مرحوم کے ہمراہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے کا موقع ملا۔ دوران ملاقات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو فرمایا کہ آپ کے ابو مجھے بچپن میں اسکول چھوڑنے جاتے تھے۔ مرحوم کو ربوہ قصر خلافت میں بھی مختلف خدمات کی توفیق ملتی رہی۔ مرحوم کے خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ بھی گہرے رواسم تھے۔

مرحوم نے پسماندگان میں خاکسار (رانا وسیم احمد) اور چار بیٹیاں یاد گار چھوڑی ہیں۔ خاکسار اور مرحوم کی دو بیٹیاں اس وقت فارنہم Farnham میں مقیم ہیں اور دو بیٹیاں لندن میں مقیم ہیں۔ اللہ کے فضل سے خاکسار بھی واقف زندگی ہے اور دفتر PS میں خدمت کی توفیق پا رہا ہے۔ ابا مرحوم نے اپنی زندگی میں ہمیشہ ہم بچوں کو خلافت کی اطاعت کی تلقین کی اور یہ نصیحت کرتے تھے کہ خلافت سے ہمیشہ وابستہ رہنا۔ اللہ تعالیٰ پیارے ابا مرحوم کے درجات بلند کرے ، غریق رحمت کرے اورہم سب کو اُن کی نیکیوں و قربانیوں کو آگے لے جانے والے بنائے۔ آمین۔

رپورٹ: سعید الدین احمد ۔ لندن

باجماعت نماز کے دوران مقتدی کہاں کھڑا ہو؟

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 27 مارچ 2020ء کو جماعت کے نام ایک اہم پیغام میں کرونا وائرس کی وجہ سے گھروں میں نماز باجماعت کا اہتمام کرنے کی تلقین فرمائی۔ گھر میں میاں بیوی اور دوسرے افراد کی صف بندی کے حوالہ سے دوست احباب سوالات کررہے تھے۔ ادارہ الفضل نے اس حوالہ سے افتاء کی جانب سے ایک مضمون مورخہ 06 اپریل 2020ء کو شائع اشاعت کیا۔ اس کے ساتھ ایک نقشہ بھی دیا گیا ہے۔ جس میں معمولی غلطی رہ گئی جسے درستگی کے بعد یہاں دوبارہ دیا جارہا ہے۔

(نوٹ: باپ یا شوہر کی بجائے کوئی بھی مرد نماز پڑھا سکتا ہے۔ اس نقشہ میں صرف پوزیشن واضح کی گئی ہے۔)

اس مضمون میں بعض قارئین نے حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا تعامل بھی بھجوایا ہے جو ازدیاد علم کی خاطر قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ تحریر کرتے ہیں:

’’ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو میں نے بارہا دیکھا کہ گھر میں نماز پڑھاتے تو حضرت ام المومنین کو اپنے دائیں جانب بطور مقتدی کے کھڑا کر لیتے حالانکہ مشہور فقہی مسئلہ یہ ہے کہ خواہ عورت اکیلی ہی مقتدی ہو تب بھی اسے مرد کے ساتھ نہیں بلکہ الگ پیچھے کھڑا ہونا چاہئے۔ ہاں اکیلا مرد مقتدی ہو تو اسے امام کے ساتھ دائیں طرف کھڑا ہونا چاہئے۔ میں نے حضرت ام المومنین سے پوچھا تو انہوں نے بھی اس بات کی تصدیق کی مگر ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ حضرت صاحب نے مجھ سے یہ بھی فرمایا تھا کہ مجھے بعض اوقات کھڑے ہو کر چکر آجایا کرتا ہے۔ اس لئے تم میرے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھ لیا کرو۔‘‘

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 636-637)

حضرت آپا مریم صدیقہ صاحبہ بیان کرتی ہیں:

’’(حضرت مصلح موعودؓ کو) نماز باجماعت کا اتنا خیال تھا کہ جب بیمار ہوتے اور مسجد نہ جا سکتے اور گھر ہی میں اپنے ساتھ عموماً مجھے کھڑا کر لیا کرتے اور جماعت سے نماز پڑھا دیتے کہ نماز باجماعت کی ادائیگی ہوجائے۔‘‘

(ماہنامہ مصباح جنوری، فروری 1967ء صفحات 3 تا 7 بحوالہ گلہائے محبت، حضرت مصلح موعودؓ کی حسین یادیں، حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ (ام متین) صفحہ 51)

آج کے نوحؑ کی کشتی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اپنے ایک خطبے میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

’’سردست میں آپ کو اتنا ہی کہنا چاہتاہوں کہ کشتی نوح کا مطالعہ کیا کریں اور آج کا نوح وہی نوح ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی غلامی میں اس زمانے کو عطا ہوا ہے۔ آج کے نوح کی کشتی وہ کشتی ہے جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات میں ملتا ہے۔ پس اس کشتی میں بیٹھنے کی کوشش کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنی غفلتوں کی بخشش مانگتے رہیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر ہمارا قدم اس طرف بڑھتا رہا تو خواہ ہم اس تک پہنچ سکیں یا نہ پہنچ سکیں خدا کی مغفرت ہمیں اپنی جھولی میں اٹھالے گی اور خود اس کشتی تک پہنچادے گی۔‘‘

(خطبہ جمعہ 28جون1991ء)

اطلاعات اعلانات

دن کیسے گزارتے ہیں

’’حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے نام اپنے پیغام مورخہ 27مارچ2020ء کو ’’ان ایام میں دن کیسے گزارا جائے‘‘ کے بارہ میں بعض پوائنٹس دیئے تھے۔ان پوائنٹس کی روشنی میں روزنامہ الفضل لندن آن لائن میں دوستوں کے بہت اہم مضامین شائع ہو رہے ہیں۔خاکسار کا ایک اداریہ بعنوان ’’ آج کل دن کیسے گزارا جائے‘‘ مورخہ 6۔اپریل2020ء کو شامل اشاعت ہو چکاہے۔

اس اعلان کے ذریعہ تمام قارئین الفضل سے درخواست کی جارہی ہے کہ وہ اختصار سے ’’دن کیسے گزارتے ہیں‘‘ پر نوٹ لکھ کر بھجوائیں۔وہ شامل اشاعت کیا جائے گا تا کہ جماعت کے دیگر دوست بھی فائدہ اٹھا سکیں۔(ایڈیٹر)

درخواست دعا

مکرم خالد محمود مجید مربی سلسلہ اپنی والدہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ میری والدہ مکرمہ مجیدہ بیگم اہلیہ مکرم مجید احمد کارکن بہشتی مقبرہ کا مورخہ 11 اپریل 2020ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں دل کا بائی پاس آپریشن ہوگیا ہے۔ دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ اور صحت و سلامتی والی فعال عمر دراز عطا فرمائے۔ آمین

بلندی پر چڑھنے اور اُترنے کی دعا

آنحضورﷺ کی یہ سنت مبارکہ تھی کہ آپ ﷺ کسی ٹیلہ یا بلندی پر چڑھتے تکبیر (اللہ اکبر) اور اُترتے تسبیح (سبحان اللہ) پڑھا کرتے تھے۔جیسے صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوہ یا حج و عمرہ سے واپس ہوتے تو جب بھی کسی بلند جگہ کا چڑھاؤ ہوتا تو تین مرتبہ ’’اللہ اکبر‘‘ کہتے اور یہ دعا پڑھتے۔لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَ ھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر

(صحیح البخاری باب مایقول اذارجع من الحج اوالعمرۃ اَوِالغزو)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں،ملک اُسی کا ہے اور حمد اُسی کے لئے ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اسی طرح حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ کُنَّا اِذَا صَعِدْنَا کَبَّرْنَاوَاِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا

(صحیح بخاری کتاب الجہاد والسیرروایت نمبر 2993)

کہ ہم جب چڑھائی چڑھتے تو تکبیر (اللہ اکبر) کہتے اور جب بلندی سے نیچے آتے تو تسبیح (سبحان اللہ) کہتے۔

آنحضورﷺ کی اس سنت مبارکہ سے مجھے یاد آیا کہ آج کل زمین سکڑ جانے، شہروں میں لوگوں کے منتقل ہونے اور اس سے آبادی بڑھ جانے کی وجہ سے ملٹی پل سٹوریز (multiple stories) بن گئی ہیں۔ بعض جگہوں پر تو لفٹ کی سہولت میسر ہے لیکن اکثر جگہ پر سیڑھیوں کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔یہاں برطانیہ میں تو قریباًہر گھر ہی دو منزلہ ہے اور سیڑھیاں استعمال کر کے دوسری منزل پر جانا پڑتا ہے ۔ اس لئے آنحضور ﷺ کی اس مبارک سنت پر عمل کرتے ہوئے سیڑھیاں چڑھتے یا لفٹ استعمال کرتے ’’اللہ اکبر‘‘ اور اُترتے وقت ’’سبحان اللہ‘‘ پڑھا جائے تو ہم قرآنی آیت قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ کہ اے محمدؐ ! کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ بھی تم سے محبت کرے گا کے مطابق اللہ کے محبوب بن جائیں گے۔

(ایڈیٹر)

ہمیشہ دعا میں لگے رہو

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’ہمیشہ دعا میں لگے رہو نمازیں پڑھو اور توبہ کرتے رہو۔ جب یہ حالت ہوگی تو اللہ تعالیٰ حفاظت کرے گا اور اگر سارے گھر میں ایک شخص بھی ایسا ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کے باعث سے دوسروں کی بھی حفاظت کرے گا۔ کوئی بلا اور دکھ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے سوا نہیں آتا اور وہ اس وقت آتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور مخالفت کی جائے۔ ایسے وقت پر عام ایمان کام نہیں آتا بلکہ خاص ایمان کام آتا ہے۔ جو لوگ عام ایمان رکھتے ہیں وہ ان بلاؤں سے حصہ لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی پروا نہیں کرتا مگر جو خاص ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ ان کی حفاظت فرماتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 63)

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
0044 74 9378 5065
0044 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

سانحہ ارتحال

مکرم ناصراحمد سعید کارکن عملہ حفاظت خاص کی وفات

مکرم خالد احمد سعید اسلام آباد ٹلفورڈ لکھتے ہیں:

احباب جماعت کو بہت دکھ اور افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے دیرینہ خادم اور نصف صدی سے زائد عرصہ تک خدمت دین بجا لانے والے کارکن اور خلافت سلسلہ سے انتہائی محبت اور وفا رکھنے والے خاکسار کے والد محترم ناصراحمد سعید عُرف(لالہ جی) ممبر عملہ حفاظت خاص مورخہ 5 اپریل 2020ء بروز اتوار شام تقریباً پونے چھ بجے Frimley Park Hospital برطانیہ میں بعمر69سال اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے خاندان کو عملہ حفاظت میں خدمت کرنے کا موقع خاکسار کے پڑدادا مکرم چوہدری سلطان علی سے مل رہا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے گاؤں راجپورہ میں جب اپنی ذاتی کنسٹرکشن کا کام شروع کروایا تو اُن ایام میں حضرت مصلح موعودؓ کی رہائش اور سیکیورٹی وغیرہ کا انتظام خاکسار کے پڑدادا کے ذمہ ہوتا تھا۔ پڑدادا نے اپنےگاؤں میں ایک مسجد بھی بنا رکھی تھی جس میں حضرت مصلح موعودؓ نمازیں ادا فرماتے تھے۔ بعد ازاں یہ خدمت کا اعزاز خاکسار کے دادا جان مکرم چوہدری تاج دین کو بھی ملا۔ خاکسار کے والد محترم 1951ء میں پیدا ہوئےاور مورخہ 18 اکتوبر 1972ء کو اوائل جوانی میں قصر خلافت ربوہ کے عملہ حفاظت میں شامل ہوئےاور پھر اپنی زندگی اسی ڈیوٹی کے لئے نثار کردی ۔ آپ جب عملہ حفاظت میں آئے تو اس وقت عملہ میں دو ناصر احمد تھے چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ایک ناصر صاحب کا نام ناصر شیر بہادر رکھا اور خاکسار کے والد محترم کا نام ناصر سعید رکھا اور حضور انورؒ اپنی ساری زندگی خاکسار کے والد صاحب کو''سعید'' کہہ کر ہی مخاطب فرماتے رہے۔ چنانچہ اس طرح ہمارا فیملی نیم سعیدہی ہو گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی لندن ہجرت کےبعد جب حفاظت خاص کا شعبہ عارضی بنیادوں پر چل رہا تھا ، ان دنوں چوبیس گھنٹے الرٹ رہنے والوں میں آپ ہی ہوا کرتے تھے۔ اس دور میں آپ نے جملہ ذمہ داریاں احساس ذمہ داری ،محنت ، لگن اور توجہ سے ادا کیں۔ مرحوم نے اپنی مفوضہ خدمت کو خلافت خامسہ کے دور تک اپنے آخری سانس اور ایام تک نبھایا۔مرحوم کو خلفاء کے ساتھ دورہ جات، نمازوں، جمعہ اور دیگر مواقع پر ساتھ جانے کا موقع ملتا رہا۔ مرحوم کو یہ سعادت بھی ملی کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اسلام آباد (ٹلفورڈ) منتقل ہوئے تو اسلام آباد میں ہونے والی نئی تعمیرات میں بھی ان کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شفٹ ہونے کا موقع ملا۔

خاکسار کے والد صاحب کو جب 2012 میں ہارٹ اٹیک ہوا۔ خاکسار بمعہ والد صاحب جب ہسپتال میں لیب میں جارہے تھے تو اس وقت تقریباً دن کے 12:45 بج رہے تھے۔ اُس دِن مرحوم کی شفٹ کا آغاز 3:00 بجے ہونا تھا۔ لیب جاتے ہوئے انہوں نے مجھ سے ٹائم پوچھا اور کہنے لگے ''میری ڈیوٹی گئی''۔ ماسوائے آج کے دن بوجہ علالت والد صاحب اپنی پوری سروس میں کسی بھی شفٹ پر لیٹ نہیں ہوئے۔ہمیشہ ہشاش بشاش ڈیوٹی دیتے۔ آپریشن مکمل ہونے پر والد صاحب کو ایک Artery بند ہونے کی وجہ سے ایک Stent ڈالاگیا۔ جب ان کو آپریشن تھیئٹر سے باہر لایا گیا تو کہنے لگے کہ خالد جاؤ اور حضور کو اطلاع کردو۔ چنانچہ خاکسار فوراً وہاں سے نکلا اور مسجد فضل پہنچا اور حضور انور ایدہ اللہ کو مطلع کیا کہ ابو ٹھیک ہیں اور ایک Stent ڈلا ہے۔ جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''دوسرے دو کا کیا کیا ہے، دو اور بھی ہیں''۔ خاکسار اُسی وقت واپس St. George's Hospital گیا جہاں ابا جان زیر علاج تھے اور ڈاکٹر کو ملا اور کہا کہ میں ابھی His Holiness سے مل کر آیا ہوں اور اُنہوں نے مجھ سے یہ کہا ہے۔ جس پر ڈاکٹر نے بغیر کوئی مزاحمت کئے دوبارہ تمام ریکارڈنگ دیکھی اور کیا معلوم ہوا کہ واقعتاً دو مزید Arteries بھی بلاک تھیں۔ ایک 95% اور ایک 90% فیصد بلاک تھی۔ وہ ڈاکٹر یہ دیکھ کر حیران و پریشان رہ گیا کہ کس طرح His Holiness کو معلوم ہوا اور اُن کے الفاظ کس طرح پورے ہوئے چنانچہ حضور انور کی فراست کی وجہ سے مزید دو Stent ڈالے گئے۔

آپ ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے ، محبت کرنے والے اور دوسروں کے کام آنے والے ملنساروجود تھے۔ ہر ایک سے خندہ پیشانی سے پیش آتے۔ تعلقات کا دائرہ وسیع رکھنے کے باوجود انہوں نے ڈیوٹی کی ادائیگی میں کبھی ڈیوٹی کی ادائیگی میں کسی واقفیت کو فوقیت نہیں دی۔

مرحوم اپنی زندگی میں ہمیشہ یہ دعا کرتے اور دعا کی تحریک بھی کرتے کہ اللہ انجام بخیر کرے اور چلتا پھرتا اس دنیا سے لے جائے۔

ان کی خدمت دین کا سفر مسجد مبارک ربوہ سے شروع ہوا تھا اور اللہ واپس مسجد مبارک ہی لے آیا۔ مرحوم کے پوتےعزیزم طاہر احمد سعید کو بھی اپنے دادا جان کی طرح اسلام آباد میں ڈیوٹیوں کا موقع ملتا رہتاہے۔ ایک دن خاکسار رات کی ڈیوٹی کررہا تھا جو کہ صبح 6 بجے ختم ہونا تھی اور صبح 6 بجے نئی شفٹ ابا جان مرحوم کی شروع ہونا تھی۔ اُسی رات خاکسار کے بیٹے عزیزم طاہر کو بھی خدام الاحمدیہ کی طرف سے ڈیوٹی کرنے کا

موقع ملا جو رات 2 بجے شروع ہوئی تھی۔ گویا اس دن ہمارے خاندان کی تین نسلوں نے خدمت دین کی توفیق پائی، مرحوم انتہائی خاموشی کے ساتھ، بغیر کسی کو پتہ لگے غرباء کی مدد بھی کرتے تھے اور اس وقت بھی ابا مرحوم کے زیر کفالت کافی خاندان تھے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ مورخہ 10۔اپریل 2020ء کو آپ کا ذکر خیر فرمایا۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ ، ایک بیٹا (خاکسار)، بہو، ایک پوتا اور پانچ پوتیاں یادگار چھوڑی ہیں جو تمام اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں مقیم ہیں۔ ابا مرحوم کو اللہ کے فضل سے 48 سال سے زائد عرصہ پر محیط خدمت کرنے کا موقع ملا۔ قارئین روزنامہ الفضل لندن (آن لائن) سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی قربانیوں کو نسل در نسل آگے لے جانے والا بنائے۔ اِسی طرح مرحوم میں جو کامل اطاعت اور وفاداری کی روح تھی وہ بھی ہم میں پیدا فرمائے اور جماعت کی بےانتہاء خدمات کی توفیق دیتا چلا جائے۔آمین (رپورٹ: سعید الدین احمد ۔ لندن)

طلوع و غروب آفتاب

13۔اپریل 2020ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:47	18:39
مدینہ منورہ	04:43	18:42
قادیان	04:37	18:56
ربوہ	04:18	18:38
اسلام آباد ٹلفورڈ	04:05	19:56